﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿.....اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿.....عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۱۰
جمعۃ المبارک ۱۹ر ستمبر ۲۰۰۳ء
۲۲ر رجب ۱۴۲۴ ہجری قمری ۱۹ر تبوک ۱۳۸۲ ہجری شمسی
شمارہ ۳۸

ذکر الٰہی کی مجالس

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الذکر باب فضل مجالس الذکر)

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق، نادار و ضرورتمند افراد اور یتیموں کی امداد، ہیومینیٹی فرسٹ، مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات، مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی کے ایمان افروز واقعات، نو احمدیوں کی استقامت۔ مالی قربانی میں اضافہ اور ایمان افروز واقعات کا روح پرور تذکرہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی جاری فرمودہ تحریکات، خطبات، تقاریر، مجالس عرفان وغیرہ کی تدوین و اشاعت کے کام کے لئے ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے قیام کا اعلان۔

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء پر دوسرے روز کا خطاب۔

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(تیسری اور آخری قسط)

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق

اب کچھ ذیلی شعبے ہیں ہومیوپیتھی ہے، ہیومینیٹی فرسٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہومیوپیتھک طریقہ علاج کو بکثرت فروغ ہو رہا ہے۔ اور کثیر تعداد میں مفت خدمت کرنے والے شفاخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ ۵۵ ممالک سے موصول ہونے والی رپورٹس کے مطابق ایسے ۶۳۲ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم ہو چکے ہیں۔ اس سال ایک محتاط اندازے کے مطابق ایک لاکھ 91 ہزار افراد کا مفت علاج کیا گیا۔ ان مریضوں میں ایک بھاری تعداد غیر از جماعت اور غیر مسلم افراد کی ہے۔ یہ مفت علاج رنگ و نسل اور مذہب کے فرق سے بالا رہ کر کیا جاتا ہے۔ اور محض خلق اللہ کی بھلائی پیشِ نظر ہوتی ہے۔

مغربی ممالک میں سے انگلستان اور جرمنی اور افریقن ممالک میں سے غانا نے جس منظّم طریق سے اس کام کو آگے بڑھایا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ انگلستان میں دورانِ سال ۲۵ ہزار سے زائد افراد کو علاج کی سہولت مہیا کی گئی۔ جرمنی میں ۱۳ ہزار سے زائد مریضوں کو مفت علاج مہیا کیا۔ غانا میں ۲۳ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اور وہاں چھوٹے بڑے ۳۲ شفاخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔ اور غانا کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ سارے افریقن ممالک کو ادویات غانا سے ہی بھجوائی جاتی ہیں۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

دین کو دنیا پر مقدم کئے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ کامل فرمانبرداری اصل دین ہے

کبریائی اللہ کی چادر ہے۔ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں

(شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ کے مضمون کا پرمعارف اور روح پرور بیان)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۹/ اگست ۲۰۰۳ء)

(فرینکفورٹ۔ ۲۹ر اگست ۲۰۰۳ء): سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ فرینکفورٹ، جرمنی میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے شرائط بیعت حضرت مسیح موعودؑ میں سے شرط ہفتم و ہشتم کی پرمعارف تشریح آیات قرآنیہ، احادیث نبوی اور تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی روشنی میں بیان فرمائی۔

باقی صفحہ نمبر ۸ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ اول

انڈونیشیا میں بھی ۳۲۸ چھوٹے بڑے شفاخانے قائم کئے جا چکے ہیں۔اسی طرح احمدیہ ہومیوڈسپنسری قادیان ہے جو وقف جدید کی زیرنگرانی کام کررہی ہے اور یہاں بھی دوران سال ۵۰ ہزار سے زائد افراد کا علاج کیا گیا۔اس کے علاوہ دو کیمپ ہماچل میں لگائے گئے اور گیارہ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا اور انہیں دوا مہیا کی گئی۔قادیان کے علاوہ ہندوستان میں ۲۰ سے زائد جگہوں پر ہومیوپیتھی علاج کا انتظام موجود ہے۔

پھر طاہر ہومیوپیتھی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ہے ربوہ میں۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر وقار منظور بسرا کی زیرنگرانی بڑا اچھا کام کررہا ہے ۔گزشتہ ایک سال کی رپورٹ کے مطابق کل ۷۹ ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے چار ہزار مریضوں کا تعلق ربوہ سے ہے۔اس کے علاوہ ملک کے طول وعرض سے غیراز جماعت مریضوں کی ایک غیرمعمولی تعداد علاج کی غرض سے آتی ہے۔گزشتہ سال ۱۵ ہزار غیراز جماعت مریضوں کا علاج کیا گیا اور ان میں اکثریت مزدوروں اور کسانوں کی ہوتی ہے لیکن بہت پڑھے لکھے تاجر اور اعلیٰ افسران بھی آتے ہیں۔

بنین سے مکرم عبدالوحید صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص جو پچھلے ۱۹ سال سے سنتا تو تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا اس کا علاج انہوں نے حضورؒ کے نسخہ سے کیا جو تین ماہ جاری رہا۔اب بفضلہٖ تعالیٰ اس نے بولنا شروع کر دیا ہے۔الحمدللہ

پھر گیمبیا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ۵۵ سالہ شخص کے ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ اس کا گردہ اپنی جگہ سے ہل چکا ہے۔اس کو ہومیوپیتھی نسخہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا کی۔

فرانس سے مکرمہ نصرت قدسیہ صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ ایک غیراز جماعت خاتون کے ہاں تین بچے پیدائش کے بعد وفات پا چکے تھے۔اس کا ہومیو علاج کیا گیا۔اب بفضلہٖ تعالیٰ ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی ہے جو ماشاءاللہ صحت مند ہے۔

پھر گیمبیا سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں کہ بانی گاؤں میں ایک خاتون جس کی عمر Late 30s میں تھی اور سات سال سے اس کے ہاں کوئی پیدائش نہ ہوئی تھی۔وہ دیگر کئی بیماریوں میں بھی مبتلا تھی۔اس کا علاج کیا گیا اور اب بفضلہٖ تعالیٰ اس کے ہاں بیٹی پیدا ہوئی ہے اور پورا گاؤں حیرت زدہ ہے کہ اس کے ہاں تو اولاد ہو ہی نہیں سکتی تھی یہ سب کیسے ہوا۔

ایک غیراز جماعت دوست کی شادی کو آٹھ سال ہو گئے تھے،کوئی اولاد نہ تھی۔انہوں نے کافی علاج کروایا کوئی فائدہ نہ ہوا۔ایک سال قبل ان کے ساتھ کام کرنے والے ایک احمدی نے کہا کہ ہماری جماعت کے کلینک ربوہ سے علاج کروائیں جس پر وہ رضامند ہوگئے۔علاج شروع ہونے کے بعد ٹیسٹ کروائے گئے تو رپورٹ پہلے سے بہتر تھی۔علاج مکمل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی اہلیہ امید سے ہوگئیں اور یکم جولائی ۲۰۰۳ء کو اللہ تعالیٰ نے انہیں شادی کے آٹھ سال بعد بیٹا عطا کیا ہے جو بالکل صحت مند ہے۔الحمدللہ۔

اسی طرح ایک صاحب کی انگلی کٹ کر علیحدہ ہوگئی تھی۔ہسپتال میں ڈاکٹروں نے کٹی انگلی ٹانکے لگا کر جوڑ دی۔لیکن کچھ ہی دنوں بعد انگلی کا وہ حصہ جو حادثہ میں کٹ کر علیحدہ ہوا تھا سیاہ ہوگیا اور اس میں گینگرین ہوگئی۔ڈاکٹر نے کہا کہ لازماً انگلی کاٹنا پڑے گی۔وہ علاج کے لئے طاہر ہومیو پیتھک کلینک میں آئے اور مسلسل دو سال تک لمبا علاج جاری رہا اور الحمدللہ کہ انگلی بالکل ٹھیک ہوچکی ہے۔

نادار،ضرورتمند افراد اور یتیموں کی امداد

نادار اور ضرورتمند اور یتیموں کی مالی امداد۔یہ بھی خدمت خلق ہے۔اس جہاد میں بھی جماعت احمدیہ مصروف ہے۔ہندوستان،بنگلہ دیش اور دوسرے غریب ممالک میں ضرورتمندوں کی امداد کے لئے جو رقمیں خرچ کی جارہی ہیں ان رقموں کا شمار ممکن نہیں۔مرکزی امداد کے علاوہ مقامی طور پر خدمت کے اس میدان میں بہت زیادہ خرچ ہورہا ہے۔افریقن ممالک میں بھی یہ خدمت خلق کا کام ہورہا ہے۔ہسپتالوں کے ذریعہ سے بھی،سکولوں کے ذریعہ سے بھی اور جہاں موبائل ڈسپنسریاں جاتی ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ

HUMANITY FIRST انگلستان میں بھی خدمت میں کافی نمایاں ہے۔گزشتہ ایک سال میں قریباً ۸۰ ٹن وزنی امدادی سامان جس میں خوراک کپڑے اور ادویات،سکولوں کے لئے فرنیچر اور جنریٹر وغیرہ شامل ہیں گیمبیا،سیرالیون،اور برکینا فاسو بھجوایا گیا۔

اب ہیومنٹی فرسٹ نے مختلف مستقل نوعیت کے کام بھی شروع کر دئے ہیں،پراجیکٹس شروع کر دئے ہیں۔اس میں افریقہ کے تین ممالک برکینا فاسو،گیمبیا اور سیرالیون میں نوجوانوں کو کمپیوٹر کی تعلیم دینے کے لئے پانچ مراکز قائم کئے ہیں۔غریبوں کے لئے بالکل مفت تعلیم کا انتظام ہے۔برکینا فاسو میں دس کمپیوٹرز کے ذریعہ کام شروع کیا گیا تھا اب ان کو چالیس کمپیوٹرز مہیا کر دیئے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں تین شفٹوں میں نوجوانوں کو تعلیم دی جارہی ہے۔

اسی طرح برکینا فاسو میں عورتوں کے لئے سلائی کا سکول کھولا گیا ہے۔جہاں سلائی سکھانے کے بعد سلائی مشینیں بھی دی جاتی ہیں۔پھر اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف بھی ہیں۔

اسی طرح حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے وفات سے قبل ایک خطبہ جمعہ میں عراق کے مظلوم عوام کی مدد کے لئے اعلان فرمایا تھا۔اس کے لئے بھی ایک رقم اکٹھی ہوچکی ہے اور جیسے ہی حالات اس قابل ہوئے،رابطے کئے جارہے ہیں،وہاں انشاءاللہ امداد فراہم کی جاسکے گی اور اس کے لئے پروگرام بنایا جارہا ہے۔

مختلف ممالک میں دعوت الی اللہ کی مساعی اور ان کے شیریں ثمرات

اب مختلف شعبوں میں جو جماعتی ترقی ہے اس کے کوائف مختصراً پیش کرتا ہوں۔مواد تو کافی ہے مگر مجھے بیچ میں سے چھانٹی کرنی پڑے گی۔

ہندوستان: تو ہندوستان کی امسال کی بیعتوں کی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ ۱۹ ہزار ۶۲۵ ہے۔۶۵/اماموں نے بھی احمدیت قبول کی ہے۔جو احمدیت قبول کررہے ہیں ان میں نمایاں تبدیلی پیدا ہو رہی ہے۔

نگران دعوت الی اللہ صوبہ پنجاب لکھتے ہیں کہ: ''ضلع فیروز پور کے گاؤں سنتو والا میں ۱۴ گھر مسلمانوں کے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب گھرانے جماعت احمدیہ میں شامل ہیں۔یہاں کے صدر جماعت بالی شاہ صاحب نے بیان کیا کہ احمدیت میں شامل ہونے سے پہلے وہ خود اور گاؤں کے دیگر مسلمان قبروں کے آگے سجدے کرتے بلکہ ان کی پوجا کیا کرتے تھے۔ اب احمدیت کی برکت سے ہم سب شرک چھوڑ کر نمازی بن چکے ہیں۔اور نشہ کی بدترین لعنت سے بھی محفوظ ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ قادیان میں حاضری بھی پچاس ہزار سے اوپر تھی اور یہ حاضری اب تک کے جلسوں کے مطابق سب سے زیادہ ہے۔

غیروں کا اعتراف: ہماچل کے سنت بابا فقیر چند جی نے ایک ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر اپنی تقریر میں کہا کہ غیراحمدی لوگ مجھے کہتے ہیں کہ آپ جماعت احمدیہ کے لوگوں سے بہت ملتے ہیں۔ان کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں اور اپنے پروگراموں میں ان کو بلاتے ہیں۔آخر اس کی وجہ کیا ہے۔میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کی مثال سوئی کی ہے اور تمہاری مثال قینچی کی ہے۔یعنی جماعت احمدیہ لوگوں کو جوڑنے کا کام کرتی ہے اور تم لوگ دوسروں کو کاٹنے کا کام کرتے ہو۔

کینیا: کینیا کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال کی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ ۶۳ ہزار، ۱۸۳ ہے۔امیر صاحب کینیا فرماتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے اس وقت نیروبی کے مضافات میں ۵ نئے علاقوں میں بہترین فعال جماعتیں بن چکی ہیں اور باقاعدہ مالی نظام میں شامل ہوچکی ہیں۔ان سب جگہوں پر معلمین کا تقرر ہو چکا ہے۔کیسرانی کے علاقہ میں مسجد کی تعمیر بھی مکمل ہوچکی ہے۔

یہ مزید بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کینیا میں ایسی ایسی جگہوں میں احمدیت کے پودے لگے ہیں جہاں گزشتہ پچاس سال میں احمدیت کا نام ونشان تک نہ تھا اور ایسے علاقوں میں مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے جہاں مخالفین احمدیت کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھا کہ وہاں پر احمدیہ مساجد تعمیر ہوسکتی ہیں۔ان علاقوں اور شہروں میں نکورو(Nakuru) اور ایلڈوریٹ(Eldorate) ہے جہاں ہمیشہ احمدیت کی مخالفت رہی ہے لیکن اب چند ماہ میں ہزاروں کے حساب سے یہاں بیعتیں ہوئی ہیں اور جماعت کو عظیم الشان مساجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ یہاں سے ایک طرف چند میل کے فاصلہ پر کریچو(Karicho) شہر ہے اور دوسری طرف نواشہ (Naiwasha) کا شہر ہے(اگر میں صحیح تلفظ بول رہا ہوں)۔ان شہروں میں کبھی ایک بھی احمدی نہیں تھا،اب خدا تعالیٰ کے فضل سے مضبوط جماعتیں قائم ہوچکی ہیں اور نکورو میں امسال کینیا کا پانچواں کلینک بن چکا ہے۔ الحمدللہ۔

ایتھوپیا(Ethiopia): پھر ایتھوپیا ہے۔اس ملک کو حبشہ بھی کہا جاتا ہے۔یہ ملک ان ممالک میں سے ہے جہاں گزشتہ سال جماعت کو میدان تبلیغ میں کامیابیاں عطا ہوئی تھیں۔امسال بھی جماعت کینیا سے تبلیغی وفود یہاں جاتے رہے جہاں تبلیغی پروگراموں میں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور پولیس ان کو پکڑ کر واپس بھجوا دیتی۔لیکن انہوں نے صبر وہمت سے اپنا کام جاری رکھا۔اور ایتھوپیا کی امسال کی بیعتوں کی تعداد ۴۷ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

ایتھوپیا میں Dida Mega کے مقام پر جماعت کی پہلی مسجد،مسجد بلال کی تعمیر مکمل ہوچکی ہے۔بے شک یہ ایک چھوٹی اور سادہ سی مسجد ہے۔ابھی ابتدا ہے یہ مسجد انشاءاللہ ارضِ بلال میں آئندہ سینکڑوں ہزاروں مساجد کا پیشِ خمیہ ثابت ہوگی۔

اللہ کرے کہ اس ملک میں پھر سے انصاف پسند اور عقل وفہم رکھنے والے حکمران آئیں جو آج سے چودہ سو سال پہلے تھے اور جماعت کی تبلیغ میں کسی قسم کی روک نہ ڈالیں۔

اریٹریا: جماعت کینیا نے گزشتہ سال کی طرح امسال بھی یہاں اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔اور اریٹریا میں ۴۵ ہزار بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی ہے۔یہ ملک کینیا کے سپرد تھا۔اور بعض نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

جبوتی: جبوتی،یہ ملک بھی کینیا جماعت کے سپرد ہے اور امسال جبوتی کی بیعتوں کی تعداد 11 ہزار تک پہنچ چکی ہے۔اور کئی مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوچکی ہیں۔

تنزانیہ: جماعت تنزانیہ کو دوران سال ۱۷ ہزار سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے اور ۲۰ نئے مقامات پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ ٹانگا(Tanga) کے ایک گاؤں لوزانیہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی کامیابی

سے نوازا ہے۔ایک تبلیغی جلسے کے بعد جب دس شرائط بیعت پڑھ کر سنائی گئیں تو گاؤں کے نمبر دار کھڑے ہوئے اور یہ اعلان کیا کہ ہمیں یہ سب شرائط اور باتیں منظور ہیں اور مَیں سب سے پہلے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کرتا ہوں۔اس پر گاؤں کے تمام حاضرین نے یکجائی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔ یہ گاؤں اگبینو گاؤں کے قریب ہے جہاں کی اکثریت احمدی ہو چکی ہے۔اس علاقہ کی گورنمنٹ نے اپنے اجلاس میں پاس کیا تھا کہ آئندہ اس گاؤں کا نام ''احمدیہ اگبینو'' ہوگا۔ چنانچہ مین روڈ پر مسجد سے باہر احمدیہ اگبینو کا ایک بڑا سائن بورڈ لگا دیا گیا ہے۔

یوگنڈا: جماعت یوگنڈا کو امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۴۴۴ بیعتوں کی توفیق ملی ہے۔ ہمسایہ ملک روانڈا میں بھی انہوں نے وفد بھیجا اور ۲۰ بیعتیں ہوئیں۔

غانا: امسال جماعت احمدیہ غانا کو ایک لاکھ ۹ ہزار ۶۰۰ بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ غانا کو ملکی سطح پر بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا لکھتے ہیں کہ:

''غانا کی پارلیمنٹ نے ملک میں صلح اور امن کی فضا قائم کرنے کے لئے ایک مصالحاتی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔صدر مملکت غانا نے اس کمیشن کے لئے پورے ملک سے صرف نو افراد کا انتخاب کیا۔ان میں امیر جماعت احمدیہ غانا کو شامل کیا گیا۔امیر جماعت غانا واحد مسلمان ہیں جو اس کمیشن میں شامل ہیں۔خدا کے فضل سے یہ امر جماعت احمدیہ غانا کے لئے ایک اعزاز ہے۔ایک پیراماؤنٹ چیف نے کہا امیر جماعت احمدیہ غانا کی اس کمیشن میں شمولیت سے مجھے اور کئی غانین کو تسلی ہوئی ہے کہ یہ کمیشن اپنے مقصد میں یقیناً کامیاب ہوگا۔

نائیجر (Niger): نائیجر، یہاں کے سلطان آف آگادیس (AGADEZ) کو قبول احمدیت کی توفیق ملی ہے۔ یہ نائیجر کے سب سے بڑے سلطان ہیں۔اور نائیجر کے تمام روایتی حکمرانوں (Traditional Rulers) کے پریذیڈنٹ ہیں۔اور صدر مملکت کی خصوصی کابینہ کے چار افراد میں شامل ہیں۔ یہ امسال جلسہ سالانہ بینن میں اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ دو ہزار پانچ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے شامل ہوئے اور جلسہ کے بعد بھی ایک ہفتہ بینن میں مقیم رہے۔اور امیر صاحب بینن کے ساتھ مختلف جماعتوں میں گئے اور احمدیت کو قریب سے دیکھا۔نائیجر واپسی سے قبل اس خواہش کا اظہار کیا کہ میں بیعت کر کے واپس جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اپنے بارہ رکنی وفد کے ساتھ بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔اور کہا کہ بینن کے جلسہ میں ہزاروں افراد کو نماز پڑھتے دیکھ کر میرا دل خوشی سے اچھل رہا ہے۔ہم مسلمان ملک سے آئے ہیں۔مگر وہاں کبھی بھی اس قدر بڑا اجتماع خالصۃً للہ ہوتے نہیں دیکھا۔

بینن: اصغر علی صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ ہم احمدی جماعتوں کے دورے پر تھے۔ ہماری گاڑی کے اوپر سپیکر لگے ہوئے تھے جن پر صرف اونچی آواز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت چلتی رہتی ہے۔ایک گاؤں کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک احمدی جماعت 'متکا' میں گئے۔ جب واپس آئے تو دیکھا کہ راستہ میں پڑنے والے گاؤں ''بے'' کے نوجوانوں کا ایک بڑا ہجوم سڑک پر کھڑا ہے اور انہوں نے روڈ بلاک کی ہوئی ہے۔ جب ہم نے گاڑی روکی تو سارے ہجوم نے ہمیں گھیر لیا اور سب نے اونچی آواز میں بولنا شروع کر دیا کہ آپ ہمارے پاس کیوں نہیں رکتے۔آج ہم آپ کو یہاں سے جانے نہیں دیں گے جب تک آپ ہمیں پیغام نہیں دیں گے۔ چنانچہ ان کو احمدیت کا تعارف کروایا۔سب خاموشی سے سنتے رہے۔آخر پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم بھی احمدیت قبول کرنا چاہتے ہیں۔اس پر انہیں سمجھایا گیا کہ ایسے نہیں۔ یہاں پر آپ کے امام صاحب ہیں، بادشاہ ہیں اور دیگر بزرگ ہیں آپ ان سے مشورہ کریں اور پھر اکٹھے ہو کر کوئی فیصلہ کریں۔ چنانچہ اس پر وہ نوجوان راضی ہو گئے۔ دو دن انہوں نے یہی بات اپنے امام صاحب اور گاؤں کے دیگر اصحاب کے سامنے رکھی۔ چنانچہ تیسرے دن اس گاؤں کا وفد ۳۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہمارے مربی ہاؤس پہنچا اور کہا کہ ہم آپ کو اطلاع دینے آئے ہیں کہ چار ہزار افراد پر مشتمل گاؤں سارے کا سارا بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔ یہاں ایک مضبوط جماعت کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔

ساوے کا شہر بینن کے وسط میں ہے۔ یہاں کے کمشنر نے جماعت کے پاس اپنا وفد بھیجا کہ ہم چاہتے ہیں کہ بینن کے وسط میں ایک مسجد اور ہسپتال موجود ہو۔اس لئے ہم آپ کو دو ایکڑ زمین دے رہے ہیں۔ کنگ آف ساوے کو جب اس بات کا علم ہوا تو اس نے کمشنر کو بلوایا اور کہا کہ جماعت کو دو ایکڑ سے زیادہ زمین دو اور عین شہر کے اندر دو تا کہ اگر ۲۰ یا ۲۵ سال کے بعد بھی جماعت اگر کوئی کام کرنا چاہے تو اس کے پاس زمین موجود ہو۔

آئیوری کوسٹ: امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں: خدا تعالیٰ کے فضل سے ابھی تک دیہاتوں میں تبلیغ کے نتیجہ میں کامیابیاں عطا ہوتی رہی ہیں لیکن اب شہروں میں اللہ کے فضل سے کامیابیوں کا آغاز ہو چکا ہے۔Gagnoa شہر میں پورے محلّہ نے احمدیت قبول کی ہے۔ یہ شہر آئیوری کوسٹ کے پانچ بڑے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔اس کے بعد کورگو شہر میں بھی نمایاں کامیابی ہوئی ہے۔اور آبی جان سے قریباً پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک اہم شہر داگو کا ایک محلّہ مسجد، امام اور نمازیوں سمیت احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

لائبیریا: لائبیریا، جماعت لائبیریا کو بھی امسال بڑے نامساعد حالات میں کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اب بھی وہاں کے حالات بہت خراب ہیں اور تکلیف دہ ہیں۔لوگ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کے حالات جلد بدلے۔ یہاں بھی اللہ کے فضل سے تین نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئی ہیں ۔اور ایک ہزار پانچ سو سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔اور دورانِ سال انہوں نے وقارِ عمل کر کے ایک مسجد تعمیر کی۔اس ایک کے اضافہ کے ساتھ یہاں ہماری مساجد کی کل تعداد ۱۷۷ ہو چکی ہے۔

برکینا فاسو: اس سال برکینا فاسو میں ۱۵ مختلف قوموں کے ۹۲ ہزار ۸۰۰ سے زائد لوگ احمدیت میں داخل ہوئے۔دس چیف اور ۲۲ ائمہ نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

ظفر احمد صاحب مبلغ برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ریجن واگاڈوگو کے ایک گاؤں مانسینے میں تبلیغ کا وقت مقرر کیا گیا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو تمام مسلمان مسجد میں بیٹھے تھے اور اس گاؤں کے تمام مشرک ایک سکول میں جمع تھے۔ہم نے مسجد میں تبلیغ شروع کی تو مشرکوں میں سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ کیا آپ کی تبلیغ صرف مسلمانوں کے لئے ہے؟ آپ سکول میں آ کر ہمیں بھی تبلیغ کریں۔ چنانچہ سب مشرکوں کو بھی اسلام کا پیغام پہنچایا گیا اور اس گاؤں کے تمام مسلمانوں اور مشرکین نے اسلام قبول کر لیا۔

کونگو: امیر صاحب کونگو لکھتے ہیں: ''کونگو کے وہ علاقے جہاں باغیوں کا قبضہ ہے اور وہاں ہمارا جانا ناممکن ہے لیکن وہاں کے باشندے ساتھ والے صوبہ کاٹانگا (Katanga) میں آ جا سکتے ہیں۔ان علاقوں میں 1940ء میں کینیا اور تنزانیہ کے ذریعہ احمدیت کا لٹریچر پہنچا تھا اور لوگوں نے احمدیت قبول کی تھی۔اس دفعہ جب ہمارا وفد کاٹانگا (Katanga) کے دورہ پر پہنچا تو ایک بزرگ ابراہیم نامی کو جب یہ علم ہوا کہ یہاں احمدی مبلغ آیا ہے تو وہ ملنے کے لئے آئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں پوچھنے لگے اپنے ساتھ اپنا بیعت فارم اور اس وقت ان کو جو جواب ملا تھا لے کر آئے کہ میری بیعت قبول ہوئی تھی۔ہم اس وقت سے احمدی ہیں مگر اس کے بعد سے ہم سے کوئی رابطہ نہ رہا۔ان کو تفصیل سے بتایا گیا کہ اب ہمارے چوتھے خلیفہ ہیں (حضور رحمہ اللہ کی زندگی کی بات ہے)۔ابراہیم صاحب حضور رحمہ اللہ کی تصویر ساتھ لے گئے اور کہنے لگے کہ اب ہم سب ایک وفد بنا کر ملنے آئیں گے۔اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس پرانی جماعت سے بھی رابطہ کے سامان پیدا فرما دئے۔

نائیجیریا: نائیجیریا میں گزشتہ دو سالوں سے بیعتوں کے حصول میں جو کامیابیاں مل رہی ہیں یہ سلسلہ دورانِ سال بھی جاری رہا۔امسال ان کی بیعتوں کی مجموعی تعداد ۲ لاکھ ۶ ہزار ۵۶۰ ہے۔ ۲۶ اماموں نے احمدیت قبول کی ہے۔

کیمرون: جماعت نائیجیریا کو ہمسایہ ممالک کیمرون، چاڈ اور ایکٹوریل گنی میں بھی کامیابیاں ملی ہیں۔کیمرون میں امسال 725 بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں کے ایک مقامی نوجوان جامعہ احمدیہ نائیجیریا سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد خدمت پر مامور ہیں۔اللہ کے فضل سے جماعت مستحکم ہو رہی ہے۔

چاڈ: چاڈ میں دورانِ سال ۲۱۳ بیعتیں عطا ہوئی ہیں۔ یہاں گزشتہ سال بیعتوں کی تعداد ۴۳ تھی۔ یہاں بھی نائیجیریا کے ذریعہ سے ہے۔

ایکٹوریل گنی: ایکٹوریل گنی میں گزشتہ سال کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوئی تھی امسال یہاں جماعت نائیجیریا کو اٹھارہ بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی ہے۔

سالومن آئی لینڈ: سالومن آئی لینڈ، یہاں ساؤتھ پیسفک کے جزائر ممالک میں جماعت کو مستحکم کرنے کے لئے جماعت آسٹریلیا کے سپرد چار جزائر ممالک کئے گئے۔انہوں نے باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ کام شروع کر دیا ہے۔اور سالومن آئی لینڈ میں ایک داعی الی اللہ کو بھجوایا ہے جنہوں نے دو ماہ وہاں کام کیا ہے۔ پرانے احمدیوں کو تلاش کیا اور ریڈیو پر اعلان کروائے۔اس کوشش کے نتیجہ میں اب پچاس افراد پر مشتمل جماعت منظّم ہو چکی ہے اور نئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں اور جماعت کا قیام بھی عمل میں آ گیا ہے۔الحمد للہ۔

انڈونیشیا: انڈونیشیا جماعت کو دورانِ سال مخالفین کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا ہے۔بعض علاقوں میں مساجد پر حملے ہوئے اور جماعتی املاک کو نقصان پہنچایا گیا۔ احمدیوں کے گھروں کو لوٹا گیا اور جلایا گیا۔ان تمام مخالفتوں کے باوجود انہوں نے اپنے تبلیغی پروگرام جاری رکھے اور ایک ہزار سات سو سے زائد بیعتوں کے حصول کی توفیق پائی اور پانچ نئے مقامات پر جماعتیں قائم ہوئیں۔ بڑی مخلص جماعتیں ہیں انڈونیشیا کی۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش جماعت نے بھی امسال اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے نامساعد حالات کے باوجود اپنی کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔اور ایک ہزار تین سو سے زائد بیعتیں ہوئی ہیں۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ کھلنا میں ایک تبلیغی میٹنگ کے دوران، یہ چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے ہیں جو لوگوں کے ایمان کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں، ایک غریب آدمی سخاوت جمعدار جو مچھلی پکڑ رہا تھا اپنا کام چھوڑ کر ہماری تبلیغی نشست میں آ گیا۔ جب میٹنگ ختم ہوئی تو اس نے مچھلی پکڑنے کے لئے جونہی جال پھینکا تو دو بڑی بڑی مچھلیاں اس میں پھنس گئیں۔تو یہ بات اس کے دل میں بیٹھ گئی کہ جہاں کئی ہفتوں سے مجھے اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کے سوا کچھ نہیں ملتا تھا تو وہاں اچانک اکٹھی دو بڑی مچھلیاں آئی ہیں جال میں تو یہ ضرور جماعت احمدیہ کی برکت ہے۔پس وہ مچھلیاں لے کر معلمین کے پاس آیا اور ایک مچھلی تحفۃً پیش کر کے اپنا ماجرا سنایا اور بیعت کر لی۔

جرمنی: یورپ میں جماعت جرمنی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ملک اور دیگر سپرد ممالک میں سب سے زیادہ کام کیا ہے۔ جرمنی میں پندرہ اقوام سے تعلق رکھنے والے ۱۲۵ افراد نے بیعت کی ہے۔اس کے علاوہ جرمنی نے بوزنیا، سلووینیا، ہنگری، کوسووو، بلغاریہ، مالٹا اور رومانیہ میں بھی تبلیغی میدان میں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

جماعت جرمنی کو الجیریا اور یمن میں بھی غیر معمولی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ جرمنی سے مخلص احمدی دوست ان ممالک میں وقف عارضی پر گئے اور اپنے قیام کے دوران الجزائر میں ۱۶۸ اور یمن میں ۳۶ بیعتیں حاصل کرنے کی توفیق پائی۔

الجزائر میں حالیہ زلزلہ سے متأثر ہونے والے افراد کی جماعت جرمنی نے حسبِ توفیق مدد بھی کی۔ ہنگری میں انہوں نے تبلیغی وفد بھجوائے اور ۱۹ بیعتیں حاصل کی ہیں۔ان نومبائعین میں ہنگیرین اور افریقن اقوام کے لوگ شامل ہیں۔کوسووو میں ۱۳ بیعتیں ہوئی ہیں۔اسی طرح سلووینیا وغیرہ میں بھی۔

فرانس: جماعت احمدیہ فرانس نے امسال ۳۱ مختلف شہروں میں ۱۲۶ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا ۔اور انہیں امسال ۸۰ بیعتیں ہوئی ہیں۔

مخالفین کی ناکامی اور جماعتی ترقی کے ایمان افروز واقعات

اس ترقی کے ساتھ ساتھ مخالفین کا پروپیگنڈا بھی جاری رہتا ہے اور اس کے نتیجہ میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں کی بارش برساتا رہتا ہے۔بینن کے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ نارتھ میں جماعت ’ووئی‘ میں ہم نومبایعین کی تربیت میں مصروف تھے تو ساتھ والے گاؤں کے کچھ نوجوان خاکسار کے پاس پہنچے اور اپنے گاؤں آنے اور تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ اگلے دن ہی ان کے محلّہ کی مسجد میں پیغام حق پہنچایا۔اس پر ان سب نے کہا کہ ہم سب بیعت کرنا چاہتے ہیں لیکن بیعت سے قبل ہم گاؤں کی جامع مسجد میں جائیں گے تا کہ وہاں امام اور باقی لوگ اکٹھے ہوں اور سب مل کر بیعت کریں۔ چنانچہ جامع مسجد میں جلسہ شروع ہوا۔ یہاں کے بڑے امام اور اس کے ساتھی نے احمدیت کے خلاف تقریر کی۔اس پر نوجوان بول اٹھے کہ تم دونوں امام جھوٹے ہو اور احمدیت سچی ہے، ہم احمدی ہیں یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلے گئے۔اس کے بعد خاکسار نے ان دونوں اماموں سے سرکردہ افراد کی موجودگی میں گفتگو کی اور احمدیت کی اصل حقیقت سے آگاہ کیا۔اس پر ان اماموں نے کہا کہ ہم غلطی پر تھے آج ہم نے احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے۔دو دن کے بعد عید آنے والی ہے۔عید کے دن ہم اجتماعی طور پر احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کریں گے۔ چنانچہ عید کے دن اس گاؤں کے چھ ہزار افراد نے احمدیت قبول کی جہاں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک مضبوط جماعت بن چکی ہے اور ان کے جلسہ کا انعقاد بھی ہو چکا ہے۔

پھر کینیا کے مبلغ جمیل صاحب لکھتے ہیں کہ ماہوگو نامی گاؤں میں کافی عرصہ سے تبلیغ جاری تھی لیکن صومالی مسلمانوں کی شدید مخالفت نے ہمارے داعی الی اللہ کو وہاں سے نکل جانے پر مجبور کردیا۔صومالی مسلمانوں کے ڈر سے مقامی سُنّی مسلمان ہماری بات سننے سے انکار کردیتے تھے۔ چنانچہ جب مقامی لوگوں نے صومالیوں کو شرارتوں میں بڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ صومالیوں کو یہاں سے نکالا جائے اور احمدی جو پرامن ہیں ان کو یہاں تبلیغ کا موقع دیا جائے۔ چنانچہ مقامی لوگوں کی دعوت پر ہم وہاں گئے اور بفضل خدا ۵۴ خاندانوں نے احمدیت قبول کرلی اور اپنی مسجد بھی جماعت کے حوالے کردی ۔ اور دوسری طرف سب نے متفقہ فیصلہ کرکے صومالیوں کو وہاں سے نکال دیا۔

سینیگال: سینیگال کے کاسماس کے علاقہ میں مخالف احمدیت ابراہیم صاحب جماعت کے خلاف ہر جلسے میں شریک ہوتے اور جماعت کے خلاف تقریر بھی کرتے تھے۔گزشتہ سال ’سارے بلال‘ (ایک جگہ کا نام ہے) اس میں تعمیر شدہ احمدیہ مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہ صاحب بھی پہنچے ۔ پروگرام کے آغاز پر ایک احمدی نوجوان نے حضرت اقدس نبی کریم ﷺ کی مدح میں حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ پیش کیا۔اس قصیدہ کا جب ترجمہ پیش کیا گیا تو ان پر بہت اثر ہوا۔ بعد ازاں ہمارے جلسہ میں تقریر کی اجازت چاہی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مَیں جماعت کے خلاف ہر جلسہ میں تقریر کیا کرتا تھا۔اب معلوم ہوا ہے کہ جو کچھ بتایا گیا تھا وہ جھوٹ تھا۔ اصل اسلام تو احمدیت ہی ہے اور آج مَیں اعلان کرتا ہوں کہ یہی جماعت سچی ہے۔

سینیگال میں ڈاکٹر عمر بلدے نے گزشتہ دو سال سے ریڈیو پر اور جلسوں میں جماعت کی شدید مخالفت کی ۔ ایک روز وہ ازخود ’’مِصْرا کمرا‘‘ نامی احمدیہ جماعت کے صدر کے پاس آئے اور سب کے سامنے اقرار کیا کہ مَیں آج اس غلط کام سے توبہ کرتا ہوں ۔مَیں دراصل شیطانوں کے قبضہ میں آ گیا تھا۔مَیں نے جان لیا ہے کہ احمدیت کے خلاف پراپیگنڈے سب جھوٹے ہیں۔مَیں اپنے کئے پر نادم ہوں، مجھے معاف کردیں۔

کونگو میں ایک تبلیغی ٹیم صوبہ باندوندو کے گاؤں ’’ابیکے‘‘ پہنچی تو گاؤں کے چیف کو اپنی آمد کی غرض بتائی گئی۔ چیف نے کہا کہ ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔آپ جس وقت اور جہاں چاہیں تبلیغ کرسکتے ہیں۔ چنانچہ بعد نماز مغرب تبلیغی پروگرام کیا گیا جس میں عیسائیوں کی ایک کثیر تعداد شامل ہوئی۔ جب پادریوں کو اس کا علم ہوا تو مختلف فرقوں کے ساتھ پادری اکٹھے ہوکر پروگرام خراب کرنے آئے اور آتے ہی اسلام پر اعتراضات کی بوچھاڑ کردی۔ان کے ہر اعتراض کو ردّ کیا گیا۔ جب پادری لاجواب ہوگئے تو شور مچا دیا کہ اب کوئی مزید بات نہ ہوگی ۔سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں۔لوگوں نے کہا ہمیں اسلام کا آج ہی علم ہوا ہے اس حسین تعلیم کو سنے بغیر نہ جائیں گے۔ پادری ناکام ہوکر واپس چلے گئے اور ہمارا پروگرام بھرپور انداز میں جاری رہا اور اللہ کے فضل سے آخر پر تین ہزار افراد نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔

اسی طرح ریجن واگاڈوگو کی ایک جماعت ’’پالگرے‘‘ (PALGARE) میں امسال جب ریجنل اجتماع خدام الاحمدیہ کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا تو اجتماع سے کچھ روز قبل مخالف مولوی گاؤں کے امام کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ احمدیوں کو اجتماع کرنے سے روک دیں کیونکہ یہ لوگ مسلمان نہیں ہیں۔اس پر اہل گاؤں نے جواب دیا کہ ہم خدا کے فضل سے ایک عرصہ سے احمدی ہیں اور احمدیہ جماعت ہماری خوشی غمی میں برابر کی شریک رہی ہے۔اس لئے ہم ان کو جلسہ کرنے سے نہیں روکیں گے۔ بلکہ ہم دعوت دیتے ہیں کہ آپ بھی تشریف لائیں۔اجتماع کے دن وہ امام بارہ ساتھیوں سمیت اس مقصد سے آئے کہ سوالات کے ذریعہ ماحول کو خراب کردیں۔لیکن جلسہ کی کارروائی اور سوال و جواب کی مجلس سے اس قدر متاثر ہوئے کہ کہنے لگے کہ ہمیں تو بالکل اور ہی بتایا گیا تھا۔لیکن آج حقیقت کھل گئی ہے اور ہم احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔الحمدللہ۔کم از کم ان لوگوں میں انصاف ہے، عقل ہے ، سمجھ ہے، فراست ہے۔

امیر صاحب برکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک لوکل مبلغ ابوبکر باندا صاحب تبلیغ کے لئے ایک گاؤں نانا(Nana) گئے اور لوگوں کو اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔امام صاحب نے لوگوں کو جمع ہونے کے لئے کہا لیکن ایک مخالف نے شور مچانا شروع کردیا کہ ہرگز ان کا پیغام نہیں سننا۔اس حرکت کی وجہ سے زیادہ لوگ جمع نہ ہوئے۔ بہرحال تبلیغی پروگرام ہوا اور کچھ لوگوں نے احمدیت قبول کی ۔ اگلی دفعہ جب ہمارے معلم وہاں گئے تو معلوم ہوا کہ وہی مخالف اور اس کی بیوی سخت بیمار ہے، کوئی علاج کامیاب نہیں ہورہا۔ جب اس کے پاس گئے تو اس نے معافی مانگی اور سخت ندامت کا اظہار کیا اور مخالفت سے توبہ کی ۔ اور سارے گاؤں کو اکٹھا کیا گیا۔تبلیغ ہوئی اور سارا گاؤں احمدیت میں داخل ہوگیا۔

مخالفین کے عبرت انگیز واقعات

اب چند واقعات پیش کرتا ہوں کہ جو روکیں ڈالنے والے لوگ ہیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے یا ان کو کس طرح اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔

صوبہ ٹانگا کے علاقہ مسینڈے میں جب جماعت کو کامیابیاں حاصل ہوئیں تو مخالف علماء نے اکٹھے ہوکر نواحمدیوں کو دھمکایا اور انہیں مقامی مسجد سے بے دخل کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو احمدی ثابت قدم رہے۔جماعت نے اپنی مسجد بنائی تو اس کی تعمیر میں رکاوٹ کے لئے اجتماعی بددعائیں کی گئیں اور اس علاقہ کے ایک شخص نے کالے جادو کے ذریعہ مسجد احمدیہ کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنے کا اعلان کیا۔ایک رات وہ مسجد کے پاس گیا اور اپنا کالا علم شروع کیا تا کہ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ پڑ جائے (بعض افریقنوں کو بڑا وہم ہوتا ہے جادو کا) تو اچانک وہ چیختا ہوا وہاں سے بھاگا۔ بعد میں اس نے بتایا کہ اپنے اس علم کے دوران اُسے ایک بڑا کالا سانپ نظر آیا جو اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔وہ کہنے لگا کہ احمدی مجھ سے بڑے جادوگر ہیں کیونکہ میرے جادو کے اثر کو ان کے جادو کے اثر نے توڑ دیا ہے اور مسجد کی حفاظت کے لئے ایک سانپ چھوڑا ہوا ہے۔

یہاں حضرت صاحبؒ کا وہ شعر یاد آجاتا ہے۔

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا

ڈاکٹر فضل الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ موروگورو میں ایک آدمی ہمارے ہسپتال آیا اور بدزبانی شروع کردی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کی طرف دایاں ہاتھ اٹھا کر سخت دلآزار کلمات کہے۔اس کے بعد وہ چلا گیا۔اس واقعہ کو ایک گھنٹہ بھی نہ ہوا تھا کہ ہسپتال کے سامنے اس کا ایکسیڈنٹ ہوا اور اس کے اسی ہاتھ کی دونوں ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔

امیر صاحب گیمبیا بیان کرتے ہیں کہ Kwinella گاؤں اور اردگرد کے لوکل ہیڈز نے اجلاس کر کے فیصلہ کیا کہ اس علاقہ میں احمدیوں کو مسجد تعمیر کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ چیف نے کہا کہ مَیں نے احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھی ہے اور احمدی نماز میں اقامت نہیں کہتے اور سورۃ فاتحہ نہیں پڑھتے ۔اللہ کی پکڑ ان لوگوں پر اس طرح نازل ہوئی کہ یہاں یہی چیف ایک دن اچانک گرا اور اس کی موت واقع ہوگئی۔دوسرے گاؤں کے چیف نے بھی جھوٹ بولا، بیمار ہوا، اس کو ہسپتال لے جایا گیا۔ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کی بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اس کے بعد دردناک حالت میں اس کی موت واقع ہوئی۔مرنے سے پہلے نہ وہ چل سکتا تھا اور نہ بات کرسکتا تھا۔ ایک علاقہ کے چیف نے بعض احمدی دوستوں کو مسجد تعمیر کرنے کے جرم میں جرمانے کی سزا دی اور بعض احمدیوں کو تین دن جیل میں بند رکھا۔اس کے چند روز بعد اس کو اس عہدے سے برطرف کردیا گیا۔ان واقعات کے نتیجہ میں بہت سے لوگ جماعت میں دلچسپی لینے لگے ہیں اور بہت سے لوگوں نے اس گاؤں میں جہاں یہ واقعہ ہوا ہے احمدیت قبول کرلی ہے۔الحمدللہ۔

ڈوری ریجن میں وہابیوں نے سوڈان سے ایک مولوی حسن گربہ کو احمدیت کے خلاف بولنے کے لئے بلایا۔موصوف کے متعلق انہیں یقین تھا کہ یہ شخص احمدیوں کی ترقی کو روک سکے گا۔اس شخص نے تین صوبوں کا چکر لگایا۔ ہر جگہ احمدیت کے خلاف اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف زہر اگلتا رہا۔ہم نے اسے مقابلے کے لئے بلایا لیکن وہ ٹالتا رہا۔اس پر ہم نے اس کے سارے اعتراضات کو بیان کرکے یہ اعلان کیا کہ سب جھوٹ ہے اور ہم جھوٹے پر لعنت ڈالتے ہیں۔ یہ شخص چکر لگاتے ہوئے ایک احمدی گاؤں ’’غل غنتو‘‘ جمعہ کے روز داخل ہوا اور نماز جمعہ کے بعد کہنے لگا، لوگو! بات سنو! مَیں کہتا ہوں کہ مسیح موعود جھوٹے ہیں اور مَیں قسم کھاتا ہوں کہ اگر مَیں جھوٹا ہوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔تمام احمدیوں نے کہا الحمدللہ اب فیصلہ خدا تعالیٰ کی عدالت میں ہے۔ہم ضرور نتیجہ دیکھیں گے ۔ڈیڑھ ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ یہ شخص بیمار ہوا اور اسے ڈوری ہسپتال میں لے جایا گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ پھر برکینا فاسو کے سب سے بڑے ہسپتال واگاڈوگو میں لے جایا گیا۔ وہاں بھی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اسے گھر لے جاؤ۔اور دیکھیں اللہ تعالیٰ کا بھی کیسا انتقام ہوتا ہے کہ احمدیہ ہسپتال میں اسے داخل کروادیا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اگر یہ شخص آج کی رات نکال گیا تو صبح اس کا آپریشن کردیں گے۔ جماعت کے ڈاکٹروں نے بہرحال خدمت کرنی ہوتی ہے قطع نظر اس کے کہ مخالف ہے یا حق میں ہے۔ یہ شخص رات کے وقت پیشاب کرنے کے لئے بیت الخلاء گیا اور وہیں پر دم توڑ دیا۔اس کی عبرتناک موت کا پورے علاقہ پر اثر ہوا ہے اور اس واقعہ نے تمام مخالفین کے دلوں میں ہیبت ڈال دی ہے۔

برکینا فاسو کے مربی صاحب بیان کرتے ہیں کہ جماعت نے کایا شہر میں ایک غیر احمدی الحاج عبداللہ کا

باقی صفحہ نمبر ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایمان، یقین، معرفت اور رشتہ تودّد و تعارف کی ترقی کیلئے جلسہ میں شامل ہوں

جلسہ کے بابرکت ایام کو ذکر الٰہی ،درود شریف اور بکثرت استغفار پڑھنے میں گزاریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز-فرمودہ ۲۵؍جولائی ۲۰۰۳ءمطابق ۲۵؍وفا ۱۳۸۲ہجری شمسی بمقام اسلام آباد-ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل اور احسان ہے کہ آج جماعت احمدیہ انگلستان اپنا ۳۷واں جلسہ سالانہ منعقد کر رہی ہے، جو آج سے شروع ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ اس جلسہ کی روایات بھی ہمیشہ کی طرح وہی رہیں جو ایک سو بارہ سال قبل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جاری فرمائی تھیں۔ اور اس للّٰہی جلسے کو عام دنیاوی میلوں اور تماشوں سے الگ ایک ایسا جلسہ قرار دیا تھا جس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے۔ اس مختصر سی تمہید کے بعد اب مَیں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے چند ایسے ارشادات پیش کرتا ہوں جن میں ان جلسوں کی اغراض بیان فرماتے ہوئے ان کے انتظام اور ان میں شمولیت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خوانخواہ التزام اس کا لازم ہے بلکہ اس کا انعقاد صحتِ نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے“۔

آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ”یہ دنیا کے تماشوں میں سے کوئی تماشا نہیں۔“

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل۔ صفحہ ۴۴۰ اور ۴۴۳)

آپؑ نے فرمایا:-”سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا، ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی اور چونکہ ہر یک کے لئے بباعث ضُعفِ فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میّسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں۔ لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسے کے لئے مقرر کئے جائیں جس میں تمام مخلصین اگر خدا تعالیٰ چاہے بشرط صحت وفرصت وعدم ِموانع قویہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو سکیں۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۰۲)

آپؑ مزید فرماتے ہیں:-”حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دُعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہِ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔ اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا...... اور اس روحانی جلسے میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہونگے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔“

(آسمانی فیصلہ اشتہار ۳۰؍دسمبر ۱۸۹۱ 1891ء روحانی خزائن جلد۴ صفحہ ۳۵۲)

پھر آپؑ نے فرمایا:”لازم ہے کہ اس جلسے پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔“(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء، مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۱)

آپؑ فرماتے ہیں:-”......اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اِس جلسے میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں۔ اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایۂ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دِقت سرمایۂ سفر میسر آجاوے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔“ (مجموعہ اشتہارات جلد اول مطبوعہ لندن صفحہ ۳۰۲-۳۰۳)

آپؑ نے اسی بارہ میں مزید فرمایا:”ہنوز لوگ ہمارے اغراض سے واقف نہیں کہ ہم کیا چاہتے ہیں کہ وہ بن جائیں۔ وہ غرض جو ہم چاہتے ہیں اور جس کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ وہ پوری نہیں ہو سکتی جب تک لوگ یہاں بار بار نہ آئیں اور آنے سے ذرا بھی نہ اکتائیں۔“

نیز فرمایا:”جو شخص ایسا خیال کرتا ہے کہ آنے میں اس پر بوجھ پڑتا ہے۔ یا ایسا سمجھتا ہے کہ یہاں ٹھہرنے میں ہم پر بوجھ ہوگا۔ اسے ڈرنا چاہئے کہ وہ شرک میں مبتلا ہے۔ ہمارا تو یہ اعتقاد ہے کہ اگر سارا جہان ہمارا عیال ہو جائے تو ہمارے مہمات کا متکفل خدا تعالیٰ ہے۔ ہم پر ذرا بھی بوجھ نہیں۔ ہمیں تو دوستوں کے وجود سے بڑی راحت پہنچتی ہے۔ یہ وسوسہ ہے جسے دلوں سے دور پھینکنا چاہئے۔ میں نے بعض کو یہ کہتے سنا ہے کہ ہم یہاں بیٹھ کر کیوں حضرت صاحب کو تکلیف دیں۔ ہم تو نکمے ہیں۔ یوں ہی روٹی بیٹھ کر کیوں توڑا کریں۔ وہ یہ یاد رکھیں یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان نے ان کے دلوں میں ڈالا ہے کہ ان کے پَیر یہاں جمنے نہ پائیں۔“(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۴۵۵)

الحمدللہ! کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ یہ پیاری جماعت اس عشق و محبت کی وجہ سے اور اس تعلیم اور تربیت کی وجہ سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری کی ہے، آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک تڑپ کے ساتھ اس جلسہ میں شامل ہونے کی خواہش رکھتے ہیں لوگ اور جہاں خلیفة المسیح موجود ہو وہاں تو وہ ضرور آنا چاہتے ہیں اور بڑی تڑپ کے ساتھ آتے ہیں، بڑے اخراجات کر کے آتے ہیں۔ لیکن حالات کی وجہ سے باوجود خواہش اور تڑپ کے لاکھوں کروڑوں احمدی ایسے بھی ہیں جو پرشکستہ اور اپنی خواہشوں کو دبائے بیٹھے ہیں اور اس جلسہ میں شامل نہیں ہو سکتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ہم پر فضل اور احسان ہے کہ ایم ٹی اے جیسی نعمت ہمیں عطا فرمائی ہے اور آج دنیا کے کونے کونے میں احمدی گھر بیٹھے اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اس جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں۔ اور اس شکر کے ساتھ بے اختیار حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کے لئے بھی دعا نکلتی ہے جنہوں نے اس نعمت کو ہم تک پہنچانے کے لئے بے انتہا کوشش کی اور اس کو کامیاب کیا۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے اس محبت کے جذبے کو جو خدا، رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وجہ سے جماعت کو خلافت سے ہے ہمیشہ قائم رکھے اور اس میں اضافہ کرتا چلا جائے، اس میں کبھی کمی نہ آئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس جلسہ کو خالصةً للّٰہی جلسہ ہونے کی خواہش اور دعا کی ہے جس میں ہماری روحانی اور علمی ترقی کی باتوں کے علاوہ تربیتی امور کی طرف بھی توجہ دلائی جاتی ہے۔ اور اس کا ایک بہت بڑا مقصد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا آپس میں محبت و اخوت کا رشتہ قائم کرنا بھی ہے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنا، اپنے بھائی کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اپنے حق چھوڑنے کا حوصلہ رکھنا بھی آپس میں محبت و اخوت کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی مَیں نے اس طرف توجہ دلائی تھی کہ مہمانوں اور میزبانوں دونوں کو خوش خلقی اور خوش مزاجی کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ دینی چاہئے اور اس کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ ایک

دوسرے کی تکلیف کا خیال رکھنا چاہئے اور اپنے اندر زیادہ سے زیادہ برداشت کا مادہ پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ اللہ کرے کہ یہ معیار پیدا ہو جائیں ۔لیکن یہ معیار کس طرح پیدا ہوں ،کس طرح ایک دوسرے کی خاطر قربانی دی جائے اس بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں ۔آپ فرماتے ہیں:

"......میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے ۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت وتندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرشِ زمین پسند نہ کروں ۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں ۔اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ ودانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں ۔بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے ۔اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں بہ جبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں ۔کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو ۔جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دُور نہ ہو جائیں ۔خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبولِ الٰہی ہونے کی علامت ہے ،اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجے کی جوانمردی ہے ۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ یہ باتیں ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں نہیں......"۔

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶، صفحہ ۳۹۵۔۳۹۶)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اس نصیحت کے مطابق عمل کرنے کی ، اپنے آپ کو ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے ۔اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ۱۹۰۳ء کے بعض الہامات جن میں جماعت کی ترقی کی خوشخبریاں ہیں پیش کرتا ہوں ۔اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں ترقیات کے نظارے دکھا بھی رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی دکھائے گا ۔ہر الہام اور پیشگوئی اپنے وقت پر پوری بھی ہوئی ہے جن سے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان دیکھے ہیں اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوں گی ۔یہ الٰہی تقدیر ہے اور بہرحال اس نے غالب آنا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے غلاموں کے ذریعہ سے ہی اسلام کا غلبہ تمام دنیا میں ہونا ہے ۔پس ان خوشخبریوں کے ساتھ کمر ہمت کس لیں اور دعاؤں پر بھی بہت زیادہ زور دیں ۔بہت بڑی ذمہ داری ہے ہم پر ۔

جنوری ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے ۔آپؑ فرماتے ہیں:"اول ایک خفیف خواب میں جو کشف کے رنگ میں تھی مجھے دکھایا گیا کہ میں نے ایک لباس فاخرہ پہنا ہوا ہے اور چہرہ چمک رہا ہے ۔پھر وہ کشفی حالت وحی کی طرف منتقل ہو گئی ۔چنانچہ وہ تمام فقرات وحی الٰہی کے جو بعض اس کشف سے پہلے اور بعض بعد میں تھے ،ذیل میں لکھے جاتے ہیں ۔اور وہ یہ ہیں:

يُبْدِيْ لَكَ الرَّحْمٰنُ شَيْئًا اَتٰى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ بِشَارَةٌ تَلَقَّاهَا النَّبِيُّوْنَ ۔ یعنی خدا جو رحمٰن ہے تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے کچھ ظہور میں لائے گا ۔خدا کا امر آرہا ہے ۔تم جلدی نہ کرو ۔یہ ایک خوشخبری ہے جو نبیوں کو دی جاتی ہے ۔آپ فرماتے ہیں کہ صبح پانچ بجے کا وقت تھا ۔یکم جنوری ۱۹۰۳ء و یکم شوال ۱۳۲۰ھ روز عید ،جب میرے خدا نے مجھے یہ خوشخبری دی"۔

(تذکرہ صفحہ ۴۴۸۔۴۴۹۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ہی ایک الہام ہے: جَآءَ نِیْ آئِلٌ وَّاخْتَارَ ۔ وَاَدَارَ اِصْبَعَهٗ وَاَشَارَ ۔ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وَيَسْطُوْ بِكُلِّ مَنْ سَطَا ۔ فرمایا کہ آئل جبرائیل ہے ،فرشتہ بشارت دینے والا ۔پھر اس کا ترجمہ یہ ہے کہ آیا میرے پاس آئل اور اس نے اختیار کیا (یعنی چن لیا تجھ کو) اور گھمایا اس نے اپنی انگلی کو اور اشارہ کیا کہ خدا تجھے دشمنوں سے بچاوے گا ۔اور ٹوٹ کر پڑے گا اس شخص پر جو تجھ پر اچھلا ۔

آپ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ آئل اصل میں اَیَالَت سے ہے ۔یعنی اصلاح کرنے والا ۔جو مظلوم کو ظالم سے بچاتا ہے ۔یہاں جبرئیل نہیں کہا ،آئل کہا ۔اس لفظ کی حکمت یہی ہے کہ وہ دلالت کرے کہ مظلوم کو ظالموں سے بچاوے ۔اس لئے فرشتہ کا نام ہی آئل رکھ دیا ۔پھر اس نے انگلی ہلائی کہ چاروں طرف کے دشمن ۔اور اشارہ کیا کہ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنَ الْعِدَا وغیرہ ۔

یہ بھی اس پہلے الہام سے ملتا ہے ۔ اِنَّهٗ كَرِيْمٌ تَمَشّٰى اَمَامَكَ وَعَادٰى كُلَّ مَنْ عَادٰى ۔ وہ کریم ہے ۔تیرے آگے آگے چلتا ہے ۔جس نے تیری عداوت کی اس نے اُس کی عداوت کی ۔چونکہ آئل کا لفظ لغت میں مل نہ سکتا ہو گا ۔یا زبان میں کم مستعمل ہوتا ہو گا ۔اس لئے الہام نے خود ہی اس کی تفصیل کر دی ہے"۔(تذکرہ صفحہ ۴۴۹۔۴۵۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے ۔ وَاِنَّهٗ بَشَّرَنِیْ وَقَالَ "لَا اُبْقِیْ لَكَ فِی الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا ۔ وَقَالَ يَعْصِمُكَ اللّٰهُ مِنْ عِنْدِهٖ وَهُوَ الْوَلِیُّ الرَّحْمٰنُ ۔ ترجمہ: اور اس نے مجھے بشارت دی اور فرمایا میں تیرے متعلق رسوا کن باتوں کا ذکر تک نہیں چھوڑوں گا ۔اور فرمایا، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت اپنی طرف سے کرے گا ۔اور وہی بے حد رحم کرنے والا دوست ہے ۔

(تذکرہ صفحہ ۴۵۲۔۴۵۳ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر جنوری کا ایک الہام ہے ۔ اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ ۔ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ۔ يَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ ۔(تذکرہ صفحہ ۴۵۵ ۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا ۔کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ۔پہاڑو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور جھک جاؤ اور اے پرندو تم بھی ۔

جنوری (۱۹۰۳ء) میں ایک رؤیا ہے ۔اس کا ذکر اس طرح ہے کہ حضرت اقدسؑ نے عشاء سے پیشتر یہ رؤیا سنائی کہ میں مصر کے دریائے نیل پر کھڑا ہوں ۔اور میرے ساتھ بہت سے بنی اسرائیل ہیں اور میں اپنے آپ کو موسیٰ سمجھتا ہوں ۔اور ایسے معلوم ہوتا ہے کہ ہم بھاگے چلے آتے ہیں ۔نظر اٹھا کر پیچھے دیکھا تو معلوم ہوا کہ فرعون ایک لشکر کثیر کے ساتھ ہمارے تعاقب میں ہے ۔اور اس کے ساتھ بہت سامان مثل گھوڑے ،گاڑیاں ،رتھوں پر ہے اور وہ ہمارے بہت قریب آ گیا ہے ۔میرے ساتھی بنی اسرائیل بہت گھبرائے ہوئے ہیں اور اکثر ان میں سے بے دل ہو گئے ہیں اور بلند آواز سے چلاتے ہیں کہ اے موسیٰ ہم پکڑے گئے ۔تو میں نے بلند آواز سے کہا كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَيَهْدِيْنِ ۔اتنے میں میں بیدار ہو گیا اور زبان پر یہی الفاظ جاری تھے"۔یعنی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ نہیں نہیں ،ایسا نہیں ہو سکتا ۔میرا رب میرے ساتھ ہے اور وہ ضرور میرے لئے راستہ نکالے گا ۔

پھر جنوری ۱۹۰۳ء میں ہی ہے ۔فرماتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں ایک مضمون شائع کرنے لگا ہوں ۔گویا کرم دین کے مقدمہ کے بارہ میں آخری نتیجہ کیا ہوا ۔اور میں اس پر یہ عنوان لکھنا چاہتا ہوں تَفْصِيْلُ مَا صَنَعَ اللّٰهُ فِیْ هٰذَا الْبَأْسِ بَعْدَ مَا اَشْعَنَاهُ فِی النَّاسِ ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَيَاةِ ۔ وَسَحِقْهُمْ تَسْحِيْقًا ۔ یعنی تفصیل ان کارناموں کی جو خدا نے اس جنگ میں کئے بعد اس کے کہ

M. S. DOUBLE GLAZING LTD
Supplier & Installers
UPVC Windows, Doors, Porches, Patio Doors, Conservatries
For Friendly Quote Please Contact: **Muhammad Sajid Qamar**
Tel: 020 8664 8040 Mobile:07734470783 Fax: 020 8665 6685
Free Estimate, Grade 'A' Quality Material, Competitive Price, 10Years Guarantee
احمدی بہن بھائیوں کے لئے خوشخبری! ڈبل گلیزنگ کا نہایت معیاری کام ۔اے گریڈ کوالٹی کا میٹریل مناسب دام

After STAR CARDS
SMART PHONE SYSTEMS
PROUDLY INTRODUCES
Home & Business Accounts
for Low Cost International Calls
To setup an account please give us call or visit our website
Free Phone
Free Phone: 0800 635 9000
www.smartphonesystems.co.uk
141 The High Street, Ruislip, Middlesex HA4 8JY
Trade Enquiries Welcome

ہم نے اس پیشگوئی کو لوگوں میں شائع کیا۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

۲۸؍جنوری ۱۹۰۳ء کو آپ نے فرمایا کہ آج صبح کو الہام ہوا: ”سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا“۔ اس کے بعد تھوڑی سی غنودگی میں ایک خواب بھی دیکھا کہ ایک چوغہ سنہری بہت خوبصورت ہے۔ مَیں نے کہا کہ عید کے دن پہنوں گا۔ فرماتے ہیں کہ الہام میں عَجَبًا کا لفظ بتلاتا ہے کہ کوئی نہایت ہی مؤثر بات ہے“۔

جنوری ۱۹۰۳ء کا یہ الہام ہے۔ ”اِنِّی مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ ۔اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ ۔یَاجِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَہٗ وَالطَّیْرَ۔ قَدْ بَعُدُوْا مِنْ مَّآءِ الْحَیَاۃِ۔ وصَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا“۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ مَیں خاص رحمتیں نازل کروں گا اور عذاب کو روکوں گا۔ اے پہاڑو اور اے پرندو! میرے اس بندہ کے ساتھ وجد اور رقّت سے میری یاد کرو۔ وہ زندگی کے پانی سے دور ہو گئے ہیں۔ پس تو انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

پھر آپ فرماتے ہیں ۳۰؍جنوری ۱۹۰۳ء کی بات ہے۔ ”اسی رات خواب میں دیکھا کہ گویا زار روس کا سوٹا میرے ہاتھ میں ہے اور اس میں پوشیدہ طور پر بندوق کی نالی بھی ہے۔ دونوں کام نکالتا ہے۔ اور پھر دیکھا کہ وہ بادشاہ جس کے پاس بوعلی سینا تھا اس کی کمان میرے پاس ہے۔ اور مَیں نے اس کمان سے ایک شیر کی طرف تیر چلایا ہے اور شاید بوعلی سینا بھی میرے پاس کھڑا ہے اور وہ بادشاہ بھی“۔

فروری ۱۹۰۳ء کو سیر میں حضرت اقدس نے یہ الہامات سنائے جو کہ آپ کو رات کو ہوئے۔ ”سَنُنْجِیْکَ۔سَنُعْلِیْکَ۔ اِنِّی مَعَکَ وَ مَعَ اَھْلِکَ۔ سَاُکْرِمُکَ اِکْرَامًا عَجَبًا۔ سُمِعَ الدُّعَاءُ ۔اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ دُعَاءُکَ مُسْتَجَابٌ ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ۔وَاُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ ۔ وَاُعْطِیْکَ مَا یَدُوْمُ “۔ ہم تجھے نجات دیں گے۔ ہم تجھے غالب کریں گے۔ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ۔ اور مَیں تجھے ایسی بزرگی دوں گا جس سے لوگ تعجب میں پڑیں گے۔ مَیں فوجوں کے ساتھ ناگہانی طور پر آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اور تجھے وہ چیز دوں گا جو ہمیشہ رہے گی۔ (تذکرہ صفحہ ۴۵۹۔۴۶۰ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر فروری کا ایک الہام ہے۔” اِنِّیْ مَعَ الْاَسْبَابِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اُجِیْبُ۔ اُخْطِیْ وَاُصِیْبُ۔اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ“۔ اس کا ترجمہ ہے کہ مَیں رسول کے ساتھ ہو کر جواب دوں گا۔ اپنے ارادے کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا اور کبھی ارادہ پورا کروں گا۔ کچھ ترجمہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود کیا ہے۔ بقیہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ مَیں خاص سامان لے کر تیرے پاس اچانک آؤں گا۔ مَیں اپنے رسول کی حمایت میں (انہیں) گھیرنے والا ہوں۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۲۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔ فرمایا:”یُرِیْدُوْنَ اَنْ لَّا یَتِمَّ اَمْرُکَ۔ وَاللّٰہُ یَاْبٰی اِلَّا اَنْ یُّتِمَّ اَمْرُکَ “۔ وہ ارادہ کریں گے جو تیرا کام ناتمام رہے اور خدا نہیں چاہتا جو تجھے چھوڑ دے۔ جب تک تیرے تمام کام پورے نہ کر دے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔ مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر مارچ ۱۹۰۳ء کا ہی ایک الہام ہے۔” اِنَّا نَرِثُ الْاَرْضَ نَاْکُلُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا“۔ ہم زمین کے وارث ہوں گے اور اطراف سے اس کو کھاتے آئیں گے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۶۶۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اپریل ۱۹۰۳ء میں پھر یہ الہام ہے:”رَبِّ اِنِّیْ مَظْلُوْمٌ فَانْتَصِرْفَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا“۔ اے میرے رب مَیں ستم رسیدہ ہوں۔ میری مدد فرما اور انہیں اچھی طرح پیس ڈال۔

یہ دعا آج کل ہمیں ہر احمدی کو کرنی چاہئے۔ اس پر توجہ دیں۔

پھر فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ کشف میں اللہ تعالیٰ کو تمثّل کے طو پر دیکھا۔ میرے گلے میں ہاتھ ڈال کر فرمایا: جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو“۔ (تذکرہ صفحہ ۴۷۱۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اگست ۱۹۰۳ء ہی کا ایک الہام ہے ”یَسْـئَلُوْنَکَ عَنْ شَانِکَ ۔قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ ۔اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَارَتْقًا فَفَتَقْنَاھُمَا ۔اَلَمْ تَرَکَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ۔اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ ۔کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ جِئْتَ فَصْلَ الْفَتْحِ“ ۔تیری شان کے بارے میں وہ پوچھیں گے تو کہہ کہ وہ خدا ہے جس نے مجھے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ آسمان اور زمین ایک گٹھڑی کی طرح بندھے ہوئے تھے تب ہم نے انہیں کھول دیا۔ کیا تو نہیں دیکھے گا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہ کر دیا۔ اللہ نے لکھ چھوڑا ہے کہ مَیں اور میرے رسول غالب رہیں گے۔ تو فتح کے موقع پر آیا۔ (تذکرہ صفحہ ۴۸۰۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

اکتوبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام ہے ”اِنِّیْ اُنَوِّرُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ ۔ظَفَرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ مُّبِیْنٌ۔ ظَفَرٌ وَّفَتْحٌ مِّنَ اللّٰہ۔فَخر اَحْمَد۔اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا۔ اس کا ترجمہ ہے: مَیں روشن کروں گا ہر اس شخص کو جو اس گھر میں ہے۔ خدا کی طرف سے ظفر اور کھلی کھلی فتح۔ خدا کی طرف سے ظفر اور فتح۔ احمد کا فخر۔ مَیں نے خدائے رحمان کے لئے روزہ کی منت مانی۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۵۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

نومبر ۱۹۰۳ء میں الہام ہوا:” میری فتح ہوئی۔ میرا غلبہ ہوا“۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۸۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

پھر ۲۶؍نومبر ۱۹۰۳ء کا ایک الہام اس طرح ہے:”لَکَ الْفَتْحُ وَلَکَ الْغَلَبَۃُ“۔ تیرے لئے فتح ہے اور تیرے لئے غلبہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۴۹۸۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

آپ فرماتے ہیں:

”اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا۔ وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلاوے گا اور حجت اور برہان کے رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا۔ اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی ....۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اترے گا۔ ہمارے سب مخالف جواب زندہ موجود ہیں وہ تمام مریں گے......اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی......اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی۔ اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا ان کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گزر گیا۔ اور دنیا دوسرے رنگ میں آ گئی مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اترا۔ تب دانشمند یکدفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ مَیں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے“۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۳۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

دسمبر ۱۹۰۳ء میں آپ کے الہام کا ذکر آتا ہے کہ ”حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بمقام گورداسپور اپنی جماعت کے موجود اور غیر موجود خدام کے لئے عام طور پر دعائیں کیں۔ جو موجود تھے یا جن کے نام یاد آ گئے، ان کا نام لے کر اور کل جماعت کے لئے عام طور پر دعا کی۔ جس پر یہ الہام ہوا” فَبُشْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْن“۔ پس مومنوں کے لئے خوشخبری ہے۔

(تذکرہ صفحہ ۴۹۹۔۵۰۰۔مطبوعہ ۱۹۶۹ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بے انتہا رؤیا، الہامات، پیش خبریاں ہیں جنہیں ہم نے نہ صرف پورا ہوتے دیکھا ہے بلکہ کئی کئی مرتبہ پورا ہوتے دیکھا ہے۔ مثلاً سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا کا نشان ہی ہے جس کی وجہ سے ہم نے کئی دفعہ دشمن کو پستے دیکھا ہے، اس کی خاک اڑتے دیکھی، اس کی نسلوں پر بھی وبال آتے دیکھے۔ تو کئی ایسے نشانات ہیں جن سے ہمارے ایمانوں کو ہمیشہ تقویت ملی ہے اور آپ کی پیشگوئیوں پر ایمان اور یقین بڑھتا ہی چلا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہ پوری ہوں گی اور پوری ہوتی چلی جائیں گی۔ لیکن جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جلد بازی سے کام نہ لو۔ یہ نشان اپنے وقت پر پورا ہوتا چلا جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ مَیں آؤں گا اور ضرور آؤں گا۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے اور جب اس نے کہہ دیا کہ مَیں دشمن کو گھیروں گا تو وہ ضرور گھیرے گا اور ضرور گھیرے گا اور دنیا کی کوئی طاقت اس کے وعدوں کو ٹال نہیں سکتی۔ ہاں ایک شرط ہے کہ ہم سچے دل سے اس پر ایمان لے آئیں، اسی کے ہو جائیں۔ اس کا خوف، اس کی خشیت ہم پر طاری ہو۔ ہر معاملہ میں تقویٰ ہمارا اوڑھنا بچھونا ہوتا کہ ہماری کمزوریوں کی وجہ سے خدائی وعدے مؤخر نہ ہو جائیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعا جو آپ نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی، پڑھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہمّ و غم دور فرما دے۔ اور ان کی ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کُشا، یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین''۔ (اشتہار ۷/ دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلداول۔ صفحہ ۳۴۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ ہم سے کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جو ہمیں ان دعاؤں سے دور کر دے۔ ان دنوں آپ بھی بہت دعائیں کریں۔ دعاؤں پر بہت زور دیں۔ تمام آنے والے مہمانوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کچھ لوگ آ رہے ہیں، راستے میں ہیں، ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور اس جلسہ سے فیضیاب ہونے کے لئے جو گھروں میں بیٹھے ہیں، اپنی خواہش کے باوجود نہیں آ سکے ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ وسیع پیمانے پر عارضی انتظام ہونے کی وجہ سے بعض انتظامی کمیاں رہ جائیں گی۔ ایسی صورت میں کارکنوں سے، اپنے بھائیوں سے عفو و درگزر کا سلوک کریں۔ کوئی کارکن بھی جان بوجھ کر اپنی ڈیوٹی میں کوتاہی نہیں کرے گا۔ سب بڑے جذبہ اور بڑے شوق سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت پر مستعد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر جب آپ عفو و درگزر کا سلوک کریں گے تو یہ بھی آپ کی نیکیوں میں شمار ہوگا اور یقیناً جلسہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت کے حصول کا ذریعہ ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے طریق کے خلاف ہے کہ اگر کوئی خدا کی خاطر کام کرے اور وہ اس کا اجر نہ دے۔ تو اللہ کرے کہ اس جلسہ میں پہلے سے بڑھ کر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھیں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر اس کا بے انتہا شکر کریں اور اس کے شکر گزار بندے بن جائیں کہ جب بندہ اس دیالو کا شکر کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت دیالو ہے، بہت دینے والی ہے، تو وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے فضل نازل فرماتا ہے۔ بادشاہوں کے خزانے تو خالی ہو سکتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ ہر شکر کرنے پر پہلے سے بڑھ کر وہ اپنے وعدوں کے مطابق اپنے بندے کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے حصہ دیتا چلا جاتا ہے۔ شکر گزاری کا ایک یہ بھی طریقہ ہے کہ جس مقصد کے لئے آپ آئے ہیں جلسہ سننے کے لئے، جلسہ کے پروگراموں میں بھرپور حصہ لیں، بھرپور شمولیت اختیار کریں، اس سے فائدہ اٹھائیں اور ان تین دنوں میں صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنی زندگی بسر کریں، اپنے وقت کو صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر پر پھر مَیں ایک اور دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کیونکہ دعاؤں سے ہی ہمارے سب کام سنورتے ہیں اور دعاؤں سے ہی ہر قسم کے فیوض و برکات نصیب ہوتے ہیں۔ جلسہ کے ان ایام میں کثرت سے دعائیں کریں۔ جیسا کہ کل بھی مَیں نے کہا تھا کہ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ذکر الٰہی کرتے رہیں۔ درود شریف کا التزام کریں اور کثرت سے استغفار کریں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ جلسہ کی تمام علمی اور روحانی برکتوں سے فیضیاب فرمائے اور یہاں یہ بھی ذکر کر دوں کہ انگلستان کی ایمبیسیز نے مختلف ملکوں میں جلسے کی وجہ سے بڑے کھلے دل کے ساتھ ویزے جاری کئے ہیں۔ تو جو لوگ جلسے پر اس نیت سے ویزا لے کر آئے ہیں کہ جلسہ سننا ہے بلکہ ان دنوں اس نیت سے ویزا لیا تھا کہ جلسہ پر جا رہے ہیں یا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم جلسہ سننے کے لئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بہرحال اپنے اپنے ملکوں میں واپس جانا ہے۔ کوئی بھی ان میں سے یہاں یا کسی بھی یورپی ملک میں نہ جائے۔ اور جلسے کے بعد جو بھی پروگرام ہے اپنے اپنے ملکوں کو واپس جائیں۔ جزاک اللہ۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کی آخری تقریر میں شرائط بیعت کے متعلق مضمون بیان کر رہا تھا۔ آج کے خطبہ کے لئے دو مزید شرائط بیعت کو چنا ہے۔ شرط ہفتم ہے کہ تکبر و نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی و عاجزی اور خوش خلقی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ جب شیطان نے تکبر کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ وہ لوگوں کو عباد الرحمٰن نہیں بننے دے گا اور لوگوں میں تکبر اور گھمنڈ پیدا کرے گا اس نے خود بھی تکبر کی وجہ سے انکار کیا اور انسانوں کو بھی اس حربہ کے ذریعہ آزماتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تکبر کے خلا کو عاجزی اور فروتنی سے پر کرنا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے عاجزی سے سب کچھ حاصل کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے الہاماً آپ کو فرمایا کہ تیری عاجزانہ راہیں پسند آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید فرمایا ہے کہ زمین پر اکڑ کر مت چل تو یقیناً زمین کو پھاڑ نہیں سکتا اور نہ ہی پہاڑوں کی بلندی تک پہنچ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ تکبر کے بہت سے دائرے ہیں۔ ایک چھوٹا دائرہ گھر کا ہے بعض لوگ اپنے بیوی بچوں سے ظالمانہ سلوک کرتے ہیں۔ باپ کی دہشت سے بچے کانپ جاتے ہیں۔ پھر ردعمل کے طور پر بچے باپ سے بدلہ لیتے ہیں۔ اس دائرے کی انتہا اس صورت میں نظر آتی ہے کہ جب قومیں اور ملک تکبر کی وجہ سے دوسروں کو اپنے سے نیچے سمجھتے ہیں اور ان پر ظلم کرتی ہیں۔ آج دنیا میں فساد کی بہت بڑی وجہ تکبر ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو منہ پھٹ اور تکبر جتلانے والے ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں۔ تکبر سے بچو، حرص سے بچو اور حسد سے بچو۔ عزت اللہ کا لباس ہے اور کبریائی اس کی چادر ہے۔ جو اس سے یہ چادر چھیننے کی کوشش کرے گا اسے وہ عذاب دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ شرک کے بعد تکبر جیسی کوئی بلا نہیں۔ شیطان تکبر کی وجہ سے ہلاک ہوا۔ تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ کسی قسم کا تکبر یعنی نہ علمی نہ مالی نہ ذات پات کا ہرگز نہ کرو۔ یہ خطرناک بیماری ہے اور روحانی موت ہے۔ انکساری، عاجزی اور فروتنی مومن میں پائی جانی چاہئیں۔ اہل تقویٰ کے لئے شرط ہے کہ وہ غربت اور مسکینی سے زندگی بسر کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آٹھویں شرط بیعت یہ ہے کہ دین اور دین کی عزت کو ہر چیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔ حضور نے فرمایا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ہر احمدی دہراتا ہے۔ اسے اس لئے اہمیت دی گئی ہے کہ اس کے بغیر ایمان قائم نہیں رہ سکتا۔ جو شخص اپنا آپ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیتا ہے خدا تعالیٰ اس کی عزت جان اور مال بلکہ اس کی نسل کی بھی حفاظت کرتا ہے۔ اصل دین یہی ہے کہ کامل فرمانبرداری کی جائے اور سب کچھ آستانہ الوہیت پر رکھ دیا جائے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے وجود کو خدا کے آگے رکھ دے گا تو وہ چشمہ قرب الٰہی سے اپنا اجر پائے گا۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے یعنی اسی راہ میں مارا جانا۔ ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو ایک موت اختیار کرے۔ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور حقیقی محبت کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

احمدی شعراء کرام متوجہ ہوں

جماعت احمدیہ عالمگیر کے شعراء اور شاعرات سے درخواست ہے کہ وہ نظارت تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ کو قرآن کریم کی عظمت پر مشتمل اپنا منظوم کلام شائع شدہ یا غیر شائع شدہ بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نظارت اسے احباب کے فائدہ کے لئے کتابی شکل میں شائع کرنا چاہتی ہے۔ ایسے شعراء جو وفات پا چکے ہیں ان کے لواحقین سے درخواست ہے کہ وہ قرآن کریم سے متعلق اپنے بزرگوں کا منظوم کلام ہم تک پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن وقف عارضی-ربوہ)

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز۔ ربوہ

☆ ریلوے روڈ: 0092 4524 214750
☆ اقصیٰ روڈ: 0092 4524 212515

SHARIF JEWELLERS
RABWAH - PAKISTAN

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

بقیہ:خطاب جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر ۴

مکان کرایہ پر لیا۔ یہ ملک سے باہر تھا۔ واپس آیا اور اسے پتہ چلا کہ مکان احمدیوں کے پاس ہے اور اس میں نمازیں پڑھتے ہیں۔ اس نے مکان خالی کروانے کی کوشش کی اور مکان خالی کروا لیا کہ میرے بچے آ رہے ہیں مجھے مکان چاہئے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری سے دعا کی اور یہ معاملہ خدا پر چھوڑتے ہوئے یہ مکان خالی کر دیا۔ چند ہی دن کے بعد ایسی تقدیر ظاہر ہوئی کہ اس مالک مکان کا داماد اور اس کے دو بھتیجے اور ایک فیملی ٹرک کے ذریعہ سفر کرتے ہوئے حادثہ کا شکار ہوئے اور سب موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ اور مخالف کی بیٹی بیوہ ہو کر اس کے گھر واپس آ گئی اور وہ سارے علاقہ میں عبرت کا نشان بن گیا اور الحاج عبداللہ کے خاندان کے لوگ بار بار آتے رہے اور اب کہتے تھے کہ یہ مکان جماعت دوبارہ لے لے۔

موضع سوسارا ضلع گوالیار میں ہماری ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں تبلیغی جماعت کے مُلّاں پہنچے اور جماعت کو اور حضرت مسیح پاک علیہ السلام کو گالیاں دینی شروع کیں۔ نومبایعین نے منع کیا اور کہا کہ ہمیں گالیاں نہ دیں بلکہ قرآن وحدیث سے بات کریں ورنہ گاؤں سے نکل جائیں۔ چنانچہ جب یہ تبلیغی ٹولہ گاؤں سے باہر نکلا تو ایک ٹرک سے ان کی جیپ ٹکرا گئی اور ان میں سے چار کے ہاتھ پاؤں ٹوٹ گئے۔ گاؤں کے مخالف لوگ برملا کہہ اٹھے کہ یہ سب کچھ احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے ہوا ہے۔

امیر صاحب بنگلہ دیش لکھتے ہیں کہ جمال پور کے ایک گاؤں کباڑیہ باڑی میں ایک تبلیغی میٹنگ کا اہتمام کیا گیا۔ ملاؤں نے وہاں کے غنڈوں کو اکسایا۔ انہوں نے ہمارے وفد کو خوب لوٹ لیا۔ ان ظالموں میں ایک آدمی وسیم الدین عرف جسیم ڈاکو تھا۔ اس ڈاکو پر بعد میں فالج کا حملہ ہوا اور اس کا نچلا دھڑ مکمل طور پر بے حس ہو گیا۔ اس کے بعد اس کو احساس ہو گیا کہ مجھے یہ سزا احمدیوں پر ظلم کی وجہ سے ملی ہے۔ چنانچہ اس نے ہمارے وفد کے ایک ممبر کو معافی کا خط لکھا اور یہ لکھا کہ آپ مجھے معاف کر دیں تو مجھے یقین ہے کہ میرے لئے دعا کریں تو مَیں صحت یاب ہو جاؤں گا۔

حسن بصری صاحب مبلغ کمبوڈیا لکھتے ہیں۔ ’’ایک نوجوان شافی بن حسین صاحب نے جب بیعت کی تو وہابی ادارہ کا لیڈر ان سے بہت ناراض ہوا اور کہا کہ تم نے ہمارے پاس چار سال تک سب کچھ پڑھا اور اب تم اندھے ہو گئے ہو۔ احمدیت ایک گمراہ فرقہ ہے تم اس سے بچ کر واپس آ جاؤ ورنہ بہت برا ہو گا۔ پھر اس نے وارننگ دی کہ کمبوڈیا میں کسی کو مروانا بہت آسان ہے یکصد ڈالر خرچ کر کے تمہارا کام ہو جائے گا۔ اس پر اس نو احمدی نے جواب دیا کہ تم جو کرنا چاہتے ہو بے شک کرو تمہاری وارننگ کی مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اس کے بعد دھمکی کا خط مشن ہاؤس بھی آیا اور ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی تصویر کی بے حرمتی بھی کی گئی۔ چنانچہ اس مخالف پر اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس طرح آئی کہ پولیس نے اس کو دہشت گردی کے جرم میں پکڑا۔ اس کے ادارہ اور سکول حکومت نے بند کر دیئے۔ اس کے چار ساتھیوں کو بھی پولیس نے پکڑ لیا اور اس کے باقی غیر ملکی اساتذہ کو حکومت نے ملک سے باہر نکالنے کی وارننگ دی ہے۔

اسی طرح حسن بصری صاحب ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک شخص حاجی سلیمان جو کمبوڈیا میں تبلیغی جماعت کا بڑا لیڈر ہے احمدیت کا سخت مخالف ہے۔ ملک بھر میں اس کے مرید پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ شخص حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں بہت گندی زبان استعمال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ احمدیوں کے ساتھ مصافحہ کرنا اور سلام کرنا حرام ہے۔ احمدی تو کافروں کے باپ ہیں۔ ساری جماعت نے اس شخص کے لئے اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ کی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی بھی پکڑ ہوئی اور گزشتہ ماہ اس کو بھی پولیس نے دہشت گردوں کے ساتھ رابطہ رکھنے کے جرم میں پکڑ لیا ہے۔ یہ دونوں واقعات احباب جماعت کے ایمان کی تقویت کا باعث بنے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام ہے ’اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ‘ تو بلغاریہ کی زمین میں یہ بڑی شان سے پورا ہوا ہے۔ اپنے اپنے وقت میں ہر ملک میں پورا ہوتا دیکھتے رہتے ہیں۔

بلغاریہ میں مسلمانوں کے مفتی کا نمائندہ اور مقامی امام ایک لمبے عرصہ تک جماعت کی مخالفت میں پیش پیش رہا۔ پولیس میں جماعت کے خلاف رپورٹ کرنا، احباب جماعت کو تنگ کرنا، دھمکیاں دینا اور احمدیت کے خلاف بدزبانی کرنا اس کا شیوہ بن چکا تھا۔ جہاں بھی ہماری تربیتی کلاس ہوتی وہاں جا کر احباب جماعت کو پریشان کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اس شخص پر اس طرح نازل ہوئی کہ اس کی بیوی بچوں نے اسے گھر سے نکال دیا۔ یہ شخص ایک کینٹین میں رہنے لگا جہاں سے پولیس نے اسے کئی مرتبہ نکالا۔ پورے شہر میں اس کی بدنامی ہوئی آخر کار کینسر کے مرض میں مبتلا ہو کر ہسپتال میں داخل ہوا۔ وہاں سے احباب جماعت کو پیغام بھجواتا تھا، ابھی بھی سبق نہیں ملا، کہ مجھے باہر آنے دو پھر دیکھو مَیں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔ احباب جماعت نے حضور رحمہ اللہ کی خدمت میں اس کے شر سے بچنے کے لئے دعائیہ خطوط بھی لکھے۔ چنانچہ یہ شخص کسمپرسی کی حالت میں ہسپتال میں فوت ہو گیا۔ کسی نے جنازہ بھی نہیں پڑھا اور اسی طرح تدفین کر دی گئی۔

داعیان الی اللہ کی قبولیت دعا کے واقعات

اب دیکھیں داعیین الی اللہ کی جو کوششیں ہیں اور ان کی دعائیں ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو قبولیت سے نوازتا ہے۔

امیر صاحب کینیا لکھتے ہیں کہ ہمارا وفد جب ایک تربیتی پروگرام کے لئے کوسٹ کے علاقہ مریاکانی پہنچا تو مبایعین نے بڑی شدت سے پانی کی قلت کی وجہ سے درپیش مشکلات کا ذکر کیا اور بتایا کہ پانی کی تلاش میں انہیں میلوں سفر کرنا پڑتا ہے۔ فصلیں تباہ ہو چکی ہیں، جانوروں کا برا حال ہے۔ کیونکہ ایک لمبے عرصہ سے بارشیں نہیں ہوئیں۔ جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے تو ہمارے مبلغ فیض احمد صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ آج حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عاجز غلام آپ کے علاقہ میں آئے ہیں اس لئے حضرت مسیح موعودؑ کی برکت سے آج ضرور بارش ہو گی۔ وہ کہتے ہیں کہ اس وقت بارش کے کوئی آثار نہیں تھے۔ اس کے بعد انہوں نے دعا کرنی شروع کی کہ اے خدا تو آج بارش کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان بنا دے۔ چنانچہ عصر کے بعد بادل نمودار ہونا شروع ہوئے اور مغرب کی نماز کے بعد بہت زور سے بارش شروع ہو گئی مگر زیادہ دیر تک نہیں رہی۔ نماز فجر کے بعد احباب جماعت نے باران رحمت کے نزول پر خوشی اور شکر کا اظہار کیا۔ ہمارے مبلغ نے کہا کہ آپ فکر نہ کریں آج پھر بارش ہو گی کیونکہ ابھی آپ کا حصہ باقی ہے۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد موسلا دھار بارش شروع ہوئی اور یہ سلسلہ کافی دیر تک جاری رہا۔ اس واقعہ سے بھی علاقہ میں احمدیت کی صداقت کا لوگوں پر اثر ہوا۔

الحسن بشیر صاحب مبلغ گیانا بیان کرتے ہیں کہ سرینام کا دورہ مکمل کر کے گیانا واپس آنے سے پہلے ایک مخلص احمدی فیملی کو ملنے ان کے گھر گیا۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ہمارے احمدی دوست عبدالرشید صاحب کو اچانک پیٹ میں شدید درد شروع ہو گئی ہے اور درد ناقابل برداشت ہے۔ سب گھر والے پریشان تھے۔ مَیں نے پانی کا ایک سادہ گلاس لیا اور اس پر سات مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھی، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الشَّافِی کی دعا پڑھی اور پھر اسی وقت حضور انور کو دعا کے لئے خط لکھا۔ اور ساتھ والے گھر فیکس کرنے کے لئے گیا۔ کہتے ہیں فیکس کر کے واپس آیا تو سب گھر والے مسکرا رہے تھے اور بہت خوش تھے۔ سب کی آواز بلند ہوئی کہ مولانا ماموں ٹھیک ہو گیا۔ ادھر حضور انور کی خدمت میں دعا کے لئے فیکس کی اور اسی لمحہ اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔

نو احمدیوں کی استقامت

نو احمدیوں کی مخالفت اور ان پر ظلم وستم لیکن اس کے باوجود جو صبر واستقامت ہے اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔

لیکھم پور کے گاؤں کرن پور کے نومبایعین جلسہ قادیان میں شرکت کے بعد واپس آئے تو مولویوں نے شدید مخالفت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے خلاف انتہائی نازیبا کلمات استعمال کئے۔ نومبایعین نے کہا کہ جو تم سے ہو سکتا ہے کر گزرو۔ ہم مرنے تک اب اس جماعت سے الگ نہیں ہو سکتے۔ اس پر بعض مخالفین نے بعض احمدیوں کو مارا پیٹا۔ اس پر نومبایعین نے کہا کہ اب خدا کی تقدیر تمہیں ضرور پکڑے گی لیکن اپنے عہد بیعت پر وہ قائم رہے۔

ضلع محبوب نگر کی ایک جماعت گارلا پہاڑ میں ہمارے ایک نومبائع جمال الدین صاحب ہیں۔ محض احمدیت کی وجہ سے ان کے رشتہ داروں اور دوستوں نے ان کا بائیکاٹ کر دیا اور دھمکی دی کہ کاروبار میں نقصان ہو گا اور بھوکے مرو گے تب معلوم ہو گا کہ احمدیت سے کیا ملا۔ موصوف نے کہا کہ انشاء اللہ میرا خدا مجھے اکیلا نہیں چھوڑے گا اور وہ ضرور میرے کاروبار میں برکت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل شامل حال ہوا اور کاروبار میں اس قدر برکت ملی کہ انہوں نے ایک ہی وقت میں پچیس ہزار روپے چندہ ادا کیا۔

برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ گاؤں زیگا میں تبلیغی پروگرام منعقد ہوا۔ تمام لوگ امام سمیت احمدیت میں داخل ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد شر پسند علماء نے اسی امام سے رابطہ کیا اور کہا کہ تم احمدیت چھوڑ دو ورنہ ہم تمہارا بائیکاٹ کریں گے۔ اس پر امام نے نہایت جرأت سے جواب دیا کہ مَیں اسی گاؤں میں پیدا ہوا، جوان ہوا اور امامت کے فرائض سنبھالے۔ اور اب بوڑھا ہو گیا ہوں۔ میری ساری زندگی میں اسلام کی تبلیغ کے لئے ہمارے علاقہ میں کوئی نہیں آیا۔ آج ہماری تعلیم وتربیت کے لئے یہ لوگ آئے ہیں اور تم کہتے ہو کہ انہیں چھوڑ دو۔ اب تو احمدیت کو چھوڑنا ممکن نہیں۔

خوابوں کے ذریعہ قبول احمدیت

اب چند مثالیں ایسے لوگوں کی دیتا ہوں جنہیں خوابوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق بخشی۔

محمود احمد شاد صاحب مبلغ تنزانیہ لکھتے ہیں کہ مَیں موروگورو مشن میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ میرا نام محمد رمضان ہے۔ مَیں آپ کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ مَیں نے پوچھا کہ آپ نے جماعت کا تعارف حاصل کیا ہے یا ویسے ہی آپ آئے ہیں۔ وہ کہنے لگا مَیں پہلے ہی بہت وقت ضائع کر چکا ہوں۔ اب مجھے تیسری دفعہ خواب میں رہنمائی کی گئی ہے اس لئے مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ بیعت کرنی ہے۔ اس نے بتایا کہ اس نے خدا سے رہنمائی مانگی تھی کہ سچے لوگ کون ہیں۔ خواب میں مجھے تین دفعہ موروگورو کی احمدیت مسجد دکھائی گئی ہے اور آخری دفعہ تو مَیں نے یہ بھی دیکھا کہ مَیں ایک پہاڑی پر ہوں جہاں نور ہی نور ہے اور میرے ساتھی جو مجھے احمدیت سے روکتے تھے بہت نیچے ہیں چنانچہ آج مَیں بیعت کرنے آیا ہوں۔ انہوں نے بیعت فارم پر کیا اور ساتھ ہی چندہ بھی ادا کر دیا۔

ایک شخص محمد علی نے خواب میں دیکھا کہ ایک سفید رنگ کے بزرگ نے اسے نماز پڑھائی ہے اور اس کے پیچھے نماز پڑھ کر انہیں روحانی تسکین ملی۔ اس کے چند دن بعد وہ موروگورو ہماری مسجد میں آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھ کر کہنے لگا کہ یہی وہ بزرگ تھے جنہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھائی تھی۔ چنانچہ اسی وقت بیعت کر لی۔ بیعت کے بعد ان کی شدید مخالفت ہوئی۔ باپ نے جائیداد سے محروم کرتے ہوئے گاؤں سے نکال دیا۔ ایک دوسرے علاقہ میں آ کر اپنی زندگی کا آغاز کیا۔ پہلی فصل آنے پر دو بوریاں مکئی چندہ میں ادا کیں۔ اس کے بعد حالت بدلنی شروع ہوئی۔ باپ نے جو زمین چھینی تھی وہ ایک ایکڑ تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کو احمدیت کی برکت سے چھ ایکڑ زمین عطا فرمائی۔ اب وہ بہترین داعی الی اللہ بن چکے ہیں اور چھ نئی جماعتیں بھی قائم کر چکے

ہیں۔

یہ بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے۔امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ الجزائر کے ایک دوست عبداللہ فاتح صاحب مشن ہاؤس آئے اور سوال وجواب کی مجلس میں شامل ہوئے۔اس مجلس کے اختتام پر انہیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خطبہ الہامیہ اور الھدیٰ مطالعہ کے لئے دی گئیں۔مطالعہ کے بعد آئے اور کہا کہ یہ تحریر کسی جھوٹے کی نہیں ہوسکتی۔اور اس کے ساتھ ہی ایک کپڑے کو پگڑی کی طرح لپیٹا اور کہا کہ مَیں نے کچھ عرصہ قبل ایک شخص کو خواب میں دیکھا تھا جس کا چہرہ انتہائی پرنور تھا اور اس نے اپنے سر پر اس طرح کپڑا باندھا ہوا تھا۔تب انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دکھائی گئی مگر یہ نہ بتایا گیا کہ یہ کون ہیں۔وہ تصویر کو دیکھ کر کھڑے ہوگئے کہ یہ وہی شخص ہے جس کو مَیں نے خواب میں دیکھا ہے۔آج مَیں اس جماعت میں داخل ہوتا ہے میری بیعت لے لیں۔

مراکش کی ایک خاتون ایک تبلیغی نشست کے بعد صدر جماعت کے گھر گئیں۔وہاں پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی تصویر دیکھتے ہی رونے لگیں۔اور کہتی جاتی تھیں کہ یہ کون شخص ہے یہ روز میری خواب میں آتا ہے۔جب انہیں حضور کا تعارف کروایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ ہیں تو اس نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ شخص جھوٹا نہیں ہے اسی وقت بیعت کرلی۔

بریسال شہر کے ایک دوست ایک عرصہ سے زیر تبلیغ تھے۔ایم ٹی اے کے پروگرام بھی دیکھتے تھے۔ایک روز انہوں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص انہیں لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی طرف بلا رہا ہے۔عجیب اتفاق ہے کہ جس روز انہوں نے خواب دیکھا اسی دن ہمارے صدر صاحب جماعت ان کے پاس پہنچے اور بیعت کرنے کی ترغیب دلائی۔انہوں نے بتایا کہ انہوں نے آج ہی صبح خواب دیکھا ہے۔چنانچہ انہوں نے اسی وقت بیعت کرلی۔

اسی دن ایک اور زیر تبلیغ دوست نے خواب میں دیکھا کہ انہیں نماز کے لئے بلایا جا رہا ہے اور قطار درست کرنے کے لئے کہا جا رہا ہے۔صدر صاحب اس دن اچانک ان کے گھر بھی پہنچے۔انہوں نے خواب کی بنا پر بیعت کرلی۔الحمدللہ

واقعات تو بہت ہیں، مختصر کررہا ہوں۔

برکینا فاسو کے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں برٹینگا میں تبلیغی دورے کے دوران ایک بزرگ نے جن کی عمر ۶۵ سال ہوگی بیعت کی۔بیعت کے بعد وہ بتانے لگے کہ آپ لوگوں کے آنے سے پہلے مَیں نے رؤیا میں ایک بزرگ کو دیکھا جو مجھے کہنے لگے کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں ان کو قبول کرو۔ایک ماہ کے وقفہ کے بعد وہی بزرگ دوبارہ رؤیا میں ملے اور یہی پیغام دیا کہ آدم علیہ السلام نازل ہوئے ہیں انہیں قبول کرو۔انہیں تفصیلاً بتایا گیا کہ مہدی علیہ السلام جن کی آپ نے بیعت کی ہے وہ آدم بھی ہیں۔وہ بہت خوش ہوئے کہ ان کی رؤیا پوری ہوگئی۔اب ان کا سارا خاندان اللہ کے فضل سے احمدی ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ری یونین آئی لینڈ کی ایک خاتون فرانس میں ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے آرہی تھیں۔آنے سے قبل انہیں خواب میں بتایا گیا کہ فرانس جاکر اپنے عزیز العین سے ضرور ملنا۔چنانچہ فرانس پہنچ کر وہ اپنے عزیز سے ملیں جو اللہ کے فضل سے پہلے ہی بیعت کرچکے تھے۔وہ اس خاتون کو مسجد میں لائے۔تبلیغی مجلس کے بعد اس خاتون نے بیعت کرلی۔اگلے روز جب اس خاتون کو ائرپورٹ چھوڑنے کے لئے اس کے قیام والی جگہ پہ پہنچے تو وہاں اس کا خاوند اور بیٹے بھی موجود تھے۔انہوں نے بتایا کہ ہمیں احمدیت کے بارہ میں پتہ چل چکا ہے اب ہماری بیعت لیں۔چنانچہ اب یہ پورا خاندان آگے تبلیغ بھی کررہا ہے۔

مالی قربانی میں اضافہ اور ایمان افروز واقعات

اب مختصر کرتا ہوں۔جماعت احمدیہ عالمگیر کی مالی قربانی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کا قدم خدا کے فضل سے مالی قربانی کے میدان میں ہر سال پہلے سے آگے ہوتا ہے۔امسال بھی جماعت نے اسی شاندار روایت کو قائم رکھتے ہوئے گزشتہ سال کے مقابلہ میں ۱۹ فیصد سے زائد کی قربانی پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔اس کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کا اس پیاری جماعت سے یہی سلوک ہے کہ جب بھی کسی جماعتی کام کے لئے کسی رقم کی ضرورت پڑی ہے اس کے ساتھ ہی اس نے ضرورت پوری کرنے کے سامان بھی پیدا فرمادئے ہیں۔اور یہ جلوے اس سال بھی نظر آئے ہیں۔یہ تفصیل ملک وار دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ:''ایک دوست نے ایک لاکھ فرانک کی ادائیگی کی۔چند روز بعد دوبارہ تشریف لائے اور مزید ایک لاکھ فرانک ادا کیا۔اور کہا پہلی رقم ادا کرنے کے کچھ دنوں بعد مجھے بعینہٖ اتنی رقم ایک ایسی جگہ سے ملی جہاں سے مجھے ملنے کی قطعاً امید نہیں تھی اور میں اسے بھول چکا تھا۔مجھے یقین ہے کہ یہ رقم چندہ کی برکت کی وجہ سے ملی ہے۔اسی وقت میں نے فیصلہ کیا کہ یہ رقم بھی جماعت کی امانت ہے۔پس میں لے آیا ہوں۔''

اب امام صاحب (عطاالمجیب راشد صاحب) بتاتے ہیں کہ مسجد کے لئے وعدوں کی فہرست پر نظر ڈالی تو سب سے زیادہ وعدہ مانچسٹر جماعت میں ایک خاتون کا تھا۔میں نے اس کا ذکر اجلاس میں کرکے مردوں کو آگے بڑھنے کی تحریک کی۔اس پر ایک مرد نے اس خاتون سے زیادہ وعدہ لکھوادیا۔ابھی اجلاس جاری تھا کہ اس خاتون کا پیغام آیا کہ میں اس وعدہ سے بھی زیادہ رقم کا وعدہ کرتی ہوں۔اس پر ایک اور مرد نے کھڑے ہوکر کہا کہ میں اس خاتون کے آخری وعدہ ۲۰ ہزار پاؤنڈ سے بھی زیادہ ۲۱ ہزار پاؤنڈ کا وعدہ کرتا ہوں۔تھوڑی دیر میں اس خاتون کی طرف سے ایک چِٹ موصول ہوئی جس پر لکھا تھا کہ اس طرح مقابلہ کی صورت میں آگے سے آگے وعدہ کرنے کی بجائے میں یہ وعدہ کرتی ہوں کہ جماعت میں جو کوئی بھی خواہ مرد ہو یا عورت مسجد کے لئے جو بھی وعدہ کرے گا میں اس سے ایک ہزار پاؤنڈ زیادہ مسجد کے لئے دونگی۔

پھر اسی طرح ایک نوجوان دوست نے مسجد کی تعمیر کے لئے اس رنگ میں مالی قربانی کی کہ ایک ہفتہ کی تنخواہ جو اسے اسی روز ملی تھی اور اس کا لفافہ ابھی بند تھا وہ لفافہ جیب سے نکال کر پیش کردیا کہ یہ ساری تنخواہ مسجد فنڈ میں ڈال دی جائے۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ موصیان کی تدفین کے لئے ایک الگ قبرستان قائم کرنے کی تجویز پر جب جائزہ لیا جارہا تھا تو اس کی اطلاع یہاں کے ایک مخلص احمدی الحاج ابراہیم بونسو صاحب کو ملی تو انہوں نے اپنی دو ایکڑ زمین جس پر چاردیواری پہلے سے تعمیر کی گئی تھی جماعت کو پیش کردی۔اس زمین کی مالیت کا اندازہ ۲۵۰ ملین سڈی ہے۔

یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے اللہ تعالیٰ کے حضور مالی قربانی پیش کرنے کا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح محفوظ کرتا ہے اور کیسے بدلے دیتا ہے۔آئیوری کوسٹ کے ایک احمدی بڑھئی تھے انہوں نے اپنی حیثیت سے بڑھ کر تحریک جدید کا چندہ لکھوایا اور باوجود مشکل حالات کے اپنا وعدہ مقررہ میعاد سے قبل ادا کردیا۔جس روز انہوں نے چندہ ادا کیا اسی رات اس بازار میں جہاں ان کی دکان تھی آگ بھڑک اٹھی جو دیکھتے ہی دیکھتے تمام دوکانوں میں پھیل گئی۔اور یہ دکانیں لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔ان کی دوکان درمیان میں تھی ،اللہ کے فضل سے یہ بالکل محفوظ رہی۔اور دونوں طرف سے آگ نے سب کچھ جلا دیا۔یہ بیان کرتے ہیں کہ چندہ کی برکت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے انہیں ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔یہاں یہ الہام بھی پورا ہوتا ہے کہ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں : خدا جس کو نیست ونابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے۔انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہوجائے گا اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کرسکتا۔اس لئے محض قلیل جماعت خیال کرکے تحقیر کے درپے رہنا طریق تقویٰ کے برخلاف ہے۔یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں وگرنہ جب یہ احمدی فرقہ دنیا میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض یہود بھی اس میں داخل ہوجائیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانے میں تو یہ کینہ اور بغض خودبخود لوگوں کے دلوں سے دور ہوجائے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۹۹)

پھر آپ فرماتے ہیں: براہین احمدیہ میں یہ پیشگوئی ہے۔﴿یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَاللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ﴾ یعنی مخالف لوگ ارادہ کریں گے کہ نور خدا کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں مگر خدا اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ منکر لوگ کراہت ہی کریں۔یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے جبکہ کوئی مخالف نہ تھا بلکہ کوئی میرے نام سے بھی واقف نہ تھا۔پھر بعد اس کے حسبِ بیان پیشگوئی دنیا میں عزت کے ساتھ میری شہرت ہوئی اور ہزاروں نے مجھے قبول کیا۔تب اس قدر مخالفت ہوئی کہ مکہ معظّمہ سے اہلِ مکہ کے پاس خلافِ واقعہ باتیں بیان کرکے میرے لئے کفر کے فتوے منگوائے گئے اور میری تکفیر کا دنیا میں ایک شور ڈالا گیا۔قتل کے فتوے دیئے گئے۔حکام کو اکسایا گیا۔عام لوگوں کو مجھ سے اور میری جماعت سے بیزار کیا گیا۔غرض ہر ایک طرح سے میرے نابود کرنے کے لئے کوشش کی گئی۔مگر خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کے مطابق یہ تمام مولوی اور ان کے ہم جنس اپنی کوششوں میں نامراد اور ناکام رہے۔افسوس کس قدر مخالف اندھے ہیں۔ان پیشگوئیوں کی عظمت کو نہیں دیکھتے کہ کس زمانہ کی ہیں اور کس شوکت اور قدرت کے ساتھ پوری ہوئیں۔کیا بجز خدا تعالیٰ کے کسی اور کا کام ہے؟ اگر ہے تو اس کی نظیر پیش کرو۔نہیں سوچتے کہ اگر یہ انسان کا کاروبار ہوتا اور خدا کی مرضی کے مخالف ہوتا تو وہ اپنی کوششوں میں نامراد نہ رہتے۔کس نے ان کو نامراد رکھا؟ اسی خدا نے جو میرے ساتھ ہے۔''

حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد نمبر ۲ صفحہ ۲۴۱۔۲۴۲)

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

اب آخر میں مَیں اعلان کرنا چاہتا ہوں ۔مختلف لوگوں نے توجہ دلائی ہے، خود بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ تحریکات ہیں اور غلبۂ اسلام کے لئے آپ کے مختلف منصوبے تھے۔آپ کے خطبات ہیں، تقاریر ہیں، مجالس عرفان ہیں۔ان کی تدوین اور اشاعت کا کام ہے۔تو یہ کافی وسیع کام ہے جس کے لئے الگ ادارہ کے قیام کی ضرورت ہے۔تو یہ سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ''طاہر فاؤنڈیشن'' کے نام سے قائم کیا جائے۔اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی، بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، بیس ممبران پر مشتمل ہوگا۔اور یہ کمیٹی اس کی ایک سب کمیٹی لندن میں بھی ہوگی۔کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے، مختلف زبانوں کے کام ہیں۔اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی۔لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔جو کوئی اپنی خوشی سے، اپنی مرضی سے اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں، ان منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے، ان کو اجازت ہوگی، دے سکتے ہیں اس میں چندہ۔تو دعا کریں جو کمیٹی بنے گی اس کو اللہ تعالیٰ کام کرنے کی توفیق بھی دے اور ہر لحاظ سے وہ کام جو حضور رحمہ اللہ تعالیٰ کی تحریرات کے ہیں جو دنیا کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے ان کو مکمل کرنے کی توفیق ملے۔اور اس کے بعد یہ سیشن اب ختم ہوتا ہے۔اب دعا کریں۔

امن وسلامتی کے آئینہ دار

”روحانی گلوبل ویلیج“

کا پُر کیف و روح پرور منظر

(جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۳ء کے موقع پر اسلام آباد کے شب و روز کی ایک ایمان افروز جھلک)

(مسعود احمد خان دھلوی)

مغربی اقوام کی طرف سے لامتناہی تسلسل کے ساتھ منصۂ شہود پر آنے والی مادی ترقیات اور بالخصوص ٹیکنالوجی کے شعبہ میں ہونے اور مسلسل ہوتے چلے جانے والی حیران کن ایجادات اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات کی وجہ سے عالمی سطح پر بالکل ایک نئی اصطلاح زبانِ زدِ عام ہوئی ہے اور وہ ہے ”گلوبل ویلج“ (Global Village)۔اس اصطلاح کے لفظی معنے تو ہیں پورے کرّۂ ارضی پر حاوی گاؤں۔لیکن اس سے مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ پیہم ظہور میں آنیوالی ان ترقیات اور ایجادات کی وجہ سے اقوام عالم کے درمیان رابطہ اور قربت کی ایسی نئی نئی جہتیں منظر عام پر آئی ہیں اور مسلسل آتی چلی جارہی ہیں جن کی وجہ سے پورا کرہ ارض اپنی بیکراں وسعت کے باوجود معنوی لحاظ سے اس درجہ سمٹ یا سکڑ کر رہ گیا ہے کہ اس نے ایک ویلج یعنی گاؤں کی شکل اختیار کر لی ہے۔ ہیں تو اس کرۂ ارض پر اربوں انسان آباد لیکن ان کے ملکوں اور براعظموں کے مابین تمام تر وسیع فاصلوں کے باوجود باہمی رابطے اور قربت کی ایسی ایسی حیرت انگیز راہیں نکل آئی ہیں کہ ان کے لئے چشم زدن میں ایک دوسرے کے حالات و واقعات سے آگاہ ہونا اور رہنا ممکن ہو گیا ہے۔حتی کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک ہی گاؤں میں آباد ہیں اور اسی طرح ایک دوسرے سے ملتے جلتے اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ رہتے ہیں۔جس طرح ایک ہی گاؤں کے باسی ایک دوسرے سے ہر روز ملتے اور ایک دوسرے سے آگاہ ہوتے ہیں۔”گلوبل ویلج“ کی اس نئی اصطلاح میں یہ سارا مفہوم اپنی تمام تر جامعیت اور تجربہ کی کسوٹی پر ہر لحہ اور ہر آن پوری اترنے والی حقیقتِ ثابتہ کے طور پر اس طرح سمویا ہوا ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں۔

بالخصوص انفارمیشن ٹیکنالوجی نے تو بہت سی باتوں کو جو پہلے ناممکن شمار ہوتی تھیں انہیں دو اور دو چار کی طرح ایسا ممکن کر دکھایا ہے کہ ”شنیدہ کے بود مانند دیدہ“ کی طرح کسی کے لئے انکار کی گنجائش ہی باقی نہیں رہی۔جو چیز ہر روز بلکہ ہر ہر لمحہ مشاہدے اور تجربے میں آرہی ہو اسے جھٹلانے کی کوئی جرأت کرے تو کیسے کرے۔لطف کی بات یہ ہے کہ ان نئے سے نئے ممکنات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جارہا ہے اور دنیا والے حیران ہیں کہ ان کی یہ دنیا کیا سے کیا ہوتی چلی جارہی ہے اور نہ جانے اس کا انجام کیا ہوگا۔پہلے جن باتوں کو بھوتوں پریتوں اور پریوں کی فرضی کہانیوں میں جادو کے زور پر رونما ہونے والے سراسر انہونے اور ناممکن الوقوع گردانا جاتا تھا انہیں بعض سائنسدانوں نے کارخانۂ قدرت میں کار فرما لا تعداد قدرتوں میں سے محض چند ایک قوتوں اور ان کی کارفرمائیوں پر سے پردہ اٹھانے میں صرف ایک حد تک کامیاب ہوکر مشاہدہ میں آنے والے ممکنات روزمرہ میں شامل کر دکھایا ہے۔یعنی اب انہی فرضی اور انہونی باتوں نے حقیقتِ مستمرہ کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔مثال کے طور پر پہلے ”اڑن کھٹولے“ اور فضائے بسیط میں انسانوں سمیت اڑنے اور تیرنے والے قالینوں کی فرضی کہانیاں بیان کی جاتی تھیں اب برق رفتار جیٹ ہوائی جہازوں کے ذریعہ روزانہ کم سے کم وقت میں دنیا کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہزاروں لوگوں کی آمد رفت کا سلسلہ بلا روک و ٹوک جاری ہے۔یہ جہاز چالیس پینتالیس ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہوئے جہاں چاہتے ہیں پرندوں کی طرح زمین پر اتر آتے ہیں۔مغربی طاقتوں نے اپنی دانست میں زمین کا کونہ کونہ چھان مارا ہے۔اسی طرح ٹیلیویژن چینلز اور ان کے نیٹ ورکس، فیکس مشینوں، کمپیوٹرز اور اُن میں ہونے والی نت نئی ایجادوں انٹرنیٹ، ای میل، ویب سائٹس اور ڈیجیٹل کیمروں نے کرۂ ارض کا نقشہ بدل کر رکھ دیا ہے۔پیغامات، تصاویر، معلومات اور احکامات چشم زدن میں ہزارہا میل تک پہنچا دئے جاتے ہیں۔یوں معلوم ہوتا ہے کہ ملکوں ہی نہیں سات سمندر پار براعظموں کے درمیان ہزارہا میل کے فاصلے ناپید ہوکر رہ گئے ہیں اور اقوام عالم کے لوگ ایک دوسرے کے اس قدر قریب آگئے ہیں کہ وہ ہزاروں میل دور بیٹھے بالمشافہ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں۔کہاں کے فاصلے کہاں کی دوریاں اور ایک دوسرے سے جدائی کی مجبوریاں سب عنقا ہوکر گئی ہیں۔لوگ حیران ہیں کہ یہ دنیا کیا تھی اور کیا ہوگئی اور آئندہ کیا سے کیا ہو جائے گی۔ان حالات میں اگر ”گلوبل ویلج“ کی اصطلاح زبانِ زدِ عام ہوگئی ہے تو اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں۔

فاصلے ختم ہونے اور قربتیں بڑھنے کا الٹا اثر

ہاں تعجب ہے تو اس پر کہ قوموں اور براعظموں کے درمیان فاصلے کالعدم ہونے اور قربت و باہمی ارتباط کے بڑھنے کا نتیجہ الٹ نکل رہا ہے۔چاہئے تو یہ تھا کہ قربت کے نتیجہ میں تو درندگی ابھرنے کی بجائے انسانیت نئی بلندیوں سے ہمکنار ہوتی یعنی محبت واخوت ترقی کرتی اور باہم امن و آشتی کی فضا پنپنا شروع ہو جاتی۔لیکن افسوس صد افسوس! ایسا نہیں ہوا۔جوں جوں قربت بڑھانے والی ایجادات معرض وجود میں آتی گئیں انسانیت دبتی اور درندگی اور زیادہ ابھرتی چلی گئی۔اس کی وجہ مغربی طاقتوں کا اپنا طرز عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ فاصلے کم ہونے اور زمینی قربتیں بڑھنے کے ساتھ ساتھ یہ طاقتیں اپنی سائنسی اور ٹیکنولاجیکل ترقی کے منفی پہلوؤں پر زیادہ سے زیادہ زور دیتی چلی گئیں۔ایٹمی ہتھیاروں کی ایجاد نے تو انہیں اس قابل بنا چھوڑا کہ وہ بیٹھے بیٹھے ایک بٹن دبا کر دنیا کے ایک بڑے حصہ کو تباہ و برباد کر کے رکھ سکیں۔پہلی جنگ عظیم میں کچھ کم تباہی ہوئی تھی دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے جاپان کے دو جزیروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر تباہی و بربادی اور اس کے تادیر ظاہر ہونے والے ہولناک اثرات کی ایک نئی مثال قائم کر دکھائی۔ایسی بے مثال تباہی و بربادی پر جنگلوں میں رہنے والے درندوں کی درندگی بھی شرمندگی کا شکار ہوئے بغیر نہ رہی۔بہرحال انسانوں کی خود اپنے ہم جنس دوسرے انسانوں کے خلاف ہلاکت خیزیوں کی صلاحیت کو مسلسل ترقی دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔ہر چند کہ روس کی اقتصادی تباہی کے بعد امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور بن جانے کے باعث ساری دنیا کو اپنے اشاروں پر چلانے اور ہانکنے پر تلا ہوا ہے۔تاہم بڑی طاقتوں میں نئے سے نئے ہلاکت خیز ہتھیار ایجاد کرنے کی دوڑ اب بھی جاری ہے۔اور یہ بات روز بروز اظہر من الشّمس ہوتی جا رہی ہے کہ دنیا گلوبل ویلج میں تبدیل ہونے کے باوجود ایک تیسری عالمگیر جنگ عظیم کی طرف بڑھ رہی ہے اور اس کا جلد یا بدیر چھڑنا ناگزیر ہوتا جارہا ہے اور اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو کیا انسان اور کیا دیگر حیوان یعنی کیا چرند پرند اور کیا مشرق و مغرب کی تعمیر و ترقی کی آئینہ دار آبادیاں سب نابود اور غت ربود ہو جائیں گی۔العیاذ باللہ

سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ خدا جس نے اس دنیا کو ایک مقصد کی خاطر پیدا کیا ہے کیا اس دنیا کو انسانوں کی اپنی بداعمالیوں، بدکرداریوں اور انسانی عقل کی پیدا کردہ بظاہر لاینحل گتھیوں کے حوالے کر کے اسے اس طرح نابود ہونے دے گا اور اس کی پیدائش کے مقصد کے بہرحال پورا ہونے کا کوئی سامان نہیں کرے گا۔؟

اس خدائے قادر وتوانا نے اس مقصد کے پورا ہونے کا بہرحال سامان کیا ہے اور ضرور کیا ہے۔وہ نوع انسانی کو مکمل تباہی سے بچانے کے لئے آج سے قریباً ایک صدی سے بھی چند سال قبل حسب وعدہ ایک مامور کو مبعوث کر کے دنیا کو راہ ہدایت کی طرف بلانے کا پورا پورا بندوبست کر چکا ہے اور خداوند قادر وقدوس کے وہ مامور حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے فرزند جلیل اور غلام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔انہیں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے بموجب موعود اقوام عالم کی حیثیت سے مبعوث فرمایا ہے اور اس موعود اقوام عالم نے تباہی و بربادی اور ہلاکت و نامرادی کے آئینہ دار موجودہ ”گلوبل ویلج“ کے بالمقابل ایک ”روحانی گلوبل ویلج“ کے انعقاد کا اہتمام کیا ہے جو ہر سال انگلستان کے ایک پرسکون وسرسبز علاقہ میں معرض وجود میں آتا ہے اور مشرق ومغرب کے نمائندے اس ”روحانی گلوبل ویلج“ میں جمع ہوکر موعود اقوام عالم کے خلیفہ برحق کی زبان فیض ترجمان سے صلح وآشتی اور امن وسلامتی کا پیغام سنتے ہیں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ صلح وآشتی اور امن وسلامتی کے اس پیغام کی گونج بیک وقت ساری دنیا میں سنائی دیتی ہے اور وہ گونج خلاصۃً خود موعود اقوام علیہ السلام کے اس شعر کی ہر بار نئی تشریح پر مشتمل ہوتی ہے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

”روحانی گلوبل ویلج“

آیئے ہم آپ کو امن وسلامتی کے آئینہ دار امسال ۲۰۰۳ء کے ”روحانی گلوبل ویلج“ کے پرکیف و روح پرور منظر اور اس کے شب وروز کی مصروفیات کی ایک جھلک دکھاتے ہیں۔اسلام آباد میں امسال کا ”روحانی گلوبل ویلج“ کئی لحاظ سے خاص کیفیات اور مستقبل میں رونما ہونے والے بقا و ارتقائے انسانی کے درخشندہ وتابندہ امکانات کا حامل تھا اور وہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ کی مسلسل نشریات کے ذریعہ ان اثرانگیز کیفیات اور درخشندہ امکانات کو پوری دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنا۔

یوں تو اس ”روحانی گلوبل ویلج“ کی بنیاد جلسہ سالانہ کی شکل میں موعود اقوام عالم حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے سو سال سے بھی زیادہ عرصہ قبل ۱۸۹۱ء میں قادیان کی مبارک بستی میں رکھی تھی اور اس پہلے جلسہ میں ایک ہی ملک کے صرف ۷۵ افراد شریک ہوئے تھے۔لیکن خدائی اذن کے ماتحت منعقد ہونے والے اس جلسہ نے سال بہ سال مسلسل ترقی کرتے ہوئے باقاعدہ ”روحانی گلوبل ویلج“ کی شکل ۱۹۸۴ء کے بعد اختیار کی جب سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے حالات کے جبر کے تحت ربوہ (پاکستان) سے لندن ہجرت فرمائی اور برطانیہ کے ٹلفورڈ نامی سرسبز دیہی علاقہ میں کئی ایکڑ زمین خرید کر اس کا نام ”اسلام آباد“ رکھا۔اس وقت سے یہ ”روحانی گلوبل ویلج“ جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ سالانہ کی شکل میں بڑی شان اور آب وتاب سے منعقد ہوتا اور اقوام عالم پر گہرے اثرات مرتب کرتا چلا آرہا ہے۔تاریخی نقطۂ نگاہ سے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جب خدائی منشاء اور حکم کے مطابق ۱۸۹۱ء میں اس کی بنیاد رکھی تو آپ نے اس جلسہ کی عظمت واہمیت بیان کرتے ہوئے اس کے جلد ایک ”گلوبل ویلج“ کی شکل اختیار کرنے کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔آپ نے مختصر لیکن جامع الفاظ میں جو کچھ ارشاد فرمایا اس کا لفظ لفظ اپنے اندر معانی کا ایک جہان سمیٹے ہوئے ہے اور صاف اشارہ کر رہا ہے کہ یہ جلسہ محض کسی ایک قوم تک محدود نہیں رہے گا بلکہ اس کے دائرے میں دنیا کی تمام قومیں سمٹتی چلی آئیں گی اور ایک وقت آئے گا کہ کوئی قوم بھی اس سے باہر نہیں رہے گی۔آپ کا وہ ارشاد درج ذیل مختصر لیکن نہایت جامع الفاظ پر مشتمل تھا۔

”اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آشامل ہوں گی۔“

(اشتہار ۷/دسمبر ۱۸۹۲ء)

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا یہ مختصر ارشاد جو صرف دو فقروں پر مشتمل ہے۔اس جلسہ کی وسعت پذیری سے متعلق مستقبل میں پوری ہونے والی کئی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

اول بات جو اس مختصر ارشاد میں بڑی تحدی سے فرمائی گئی ہے یہ ہے کہ کوئی شخص بھی یہ خیال نہ کرے کہ یہ عام انسانی جلسوں کی طرح کا ایک معمولی جلسہ ہے جو نشستند وگفتند وبرخاستند کی طرح کوئی نتیجہ پیدا کئے اور اثر چھوڑے بغیر ختم ہو جائے بلکہ اس کا انعقاد وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی اس ارشاد سے مراد یہ تھی کہ جس تائید حق اور غلبۂ اسلام کی غرض سے خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس غرض کو پورا کرنے والی جدوجہد کی یہ جلسہ ایک کڑی ہے گویا غرض بعثت اور یہ جلسہ باہم ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ اور جڑے ہوئے ہیں۔اس جلسہ کے ذریعہ خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام کا سلسلہ اس وقت اور زمانہ تک جاری رہے گا جب تک کہ اسلام ساری دنیا میں غالب نہ آجائے۔

دوم اس ارشاد میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ پہلا جلسہ جو صرف برصغیر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے صرف ۷۵ افراد پر مشتمل تھا بہت پھلے گا اور پھولے گا اور اس قدر ترقی کرے گا کہ اطراف و جوانب عالم میں سکونت پذیر قوموں کی قومیں آ آکر اس میں شامل ہوتی چلی جائیں گی۔خدا تعالیٰ نے وہ قومیں خود اپنے ہاتھ سے تیار کی ہیں۔اس لئے دنیا کی کوئی حکومت یا طاقت خدا تعالیٰ کی تیار

کردہ ان قوموں کے کھنچے چلے آنے میں رکاوٹیں کھڑی کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ سو گویا قوموں کی قوموں کا جلسہ میں کھنچے چلے آنا خود خدائی تصرفات و تحریکات کے تحت ہوگا اور جو قوم بھی آئے گی اس کے افراد تصرفات الٰہیہ کے مورد بننے کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے چلے جائیں گے۔

سوم پیشگوئی اس ارشاد میں یہ مضمر ہے کہ یہ جلسہ سلسلہ وار یعنی سال بہ سال منعقد ہوتا چلا جائے گا اور کوئی خواہ کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو اس کے سلسلہ وار منعقد ہونے کو روک نہیں سکے گا اسی لئے صرف یہ نہیں فرمایا کہ خدا نے اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آشامل ہوں گی بلکہ فرمایا یہ کہ خدا نے اس سلسلہ کے لئے (یعنی سلسلہ وار منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے لئے) قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آشامل ہوں گی۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ یہ جلسہ خود اپنی ذات میں ایک سلسلہ ہوگا یعنی تسلسل کے ساتھ یہ سال بہ سال منعقد ہوتا اور پھلتا پھولتا چلا جائے گا۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا جلسہ کے تعلق میں یہ مختصر ارشاد ایک بیج کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ وہ بیج ہے جس میں ایک ''روحانی گلوبل ویلج'' کا پورا نقشہ سمایا ہوا ہے اور اس ''گلوبل ویلج'' نے اس وقت اور اس زمانہ میں ظہور پذیر ہو کر عروج کی منازل طے کرنا تھیں جب ایک صدی بعد سائنسی ایجادات نے ہزار ہا میل کے فاصلوں کو سمیٹ کر اور انسانی آبادیوں کے مابین روابط کے سلسلوں کو چشم زدن میں قائم کر کے کرۂ ارض کو ''گلوبل ویلج'' میں تبدیل کر دکھانا تھا اور اس اصطلاح نے زبان زد عام ہو کر جلسہ سالانہ کی شکل میں اس کے لئے ''روحانی گلوبل ویلج'' کے منصۂ شہود پر آنے کی راہ ہموار کر دکھانا تھی۔ سو ایسا ہی ظہور میں آیا اور ہم سب جو اس زمانہ اور وقت میں زندگی بسر کر رہے ہیں اس خدائی تقدیر کے ظہور میں آنے کے عینی شاہد ہیں۔ بعض احباب ہزاروں میل کے فاصلے طے کر کے ''روحانی گلوبل ویلج'' میں بذات خود شریک ہو کر اور بعض ایم ٹی اے کے ذریعہ اس کے جملہ پروگراموں میں بحیثیت ناظرین شرکت کی سعادت حاصل کر کے اپنے عینی شاہد ہونے کی ببانگ دہل گواہی دے رہے ہیں۔

امسال کے ''روحانی گلوبل ویلج'' کی خصوصی اہمیت اور اس کی امتیازی عظمت شان

یہ ایک حقیقت ہے اور اغیار بھی اس کے قائل و معترف ہیں کہ جماعت احمدیہ کا ہر جلسہ سالانہ ایک خصوصی اہمیت اور منفرد امتیازی عظمت و جلالت شان کا حامل ہوتا ہے۔ اور یہ شان حسب وعدۂ الٰہی پہلے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ فی الوقت ہمیں ۲۰۰۳ء کے ''روحانی گلوبل ویلج'' کی خصوصی اہمیت اور امتیازی عظمت و جلالت شان پر روشنی ڈالنا مقصود ہے۔

۲۰۰۳ء کا جلسہ سالانہ برطانیہ سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منجانب اللہ سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد بہت جلد منعقد ہونے والا حضور کے بابرکت عہد خلافت کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ اور کرۂ ارض پر پھیلی ہوئی عالمگیر جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ و فداکار افراد کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیدا ہونے والا یہ اولین اور قریب ترین موقع تھا کہ وہ اپنے اپنے نمائندے زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوا کر اپنے اس پختہ ایمان و یقین کا پھر عملی ثبوت فراہم کریں کہ ہماری تمام تر ترقی کا مدار اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کی آسمانی مہم کی آخری فتح پر منتج ہونے والی کامیابی کا تمام تر انحصار خلافت احمدیہ کے آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ تھے کہ یہی وہ اولین اور قریب ترین موقع ہے کہ ہم خلافت کے آسمانی نظام کے ساتھ اپنی دلی وابستگی اور خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت و فرمانبرداری کا عملی ثبوت دے سکتے ہیں اور ثبوت دینے کا ناگزیر تقاضا یہ ہے کہ ہم حسب استطاعت ہزار ہا میل کی فضائی، سمندری اور زمینی مسافتیں طے کر کے لبیّک لبیّک کی صدائیں بلند کرتے ہوئے خلیفۂ وقت کی خدمت اقدس میں جا حاضر ہوں اور اس طرح انوار خلافت کے نئے ظہور کی زیارت سے مشرف ہو کر اور حضور کے دست مبارک پر اطاعت اور فرمانبرداری کے عہد کی تجدید کر کے ثابت کر دکھائیں کہ ہم غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں بہ دل و جان شامل رہتے ہوئے حتی المقدور ہر ممکن خدمت بجالانے والے ایثار پیشہ جان نثار و فداکار ہیں۔ ایک ہاتھ کے اشارہ پر کھڑا ہونا اور اسی ایک ہاتھ کے اشارہ پر بیٹھنا اور لب ہائے مبارک سے نکلنے والے ہر لفظ کو حکم کا درجہ دے کر اس کی بلا چون و چراں تعمیل بجالانا ہمارا شیوہ اور امتیازی نشان ہے۔ سو الحمدللہ ثم الحمدللہ اطراف و جوانب عالم میں بسنے والے خدائے واحد کے ان چنیدہ بندوں نے خدا کی طرف سے عائد ہونے والی اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے کی سعادت پائی کہ دل گواہی دیتے ہیں اور حالات و واقعات بھی اس کے مؤیّد ہیں کہ آسمان پر خدائے واحد کے فرشتے بھی عش عش کر اٹھے ہوں گے۔ اقصائے عالم کے چاروں اطراف دور دور تک نظر آنے والے افق کے کناروں تک سے صاحب استطاعت مخلص و فدائی احباب طیور ابراہیمی کی طرح دیوانہ وار انگلستان کے دیہی سرسبز علاقہ ٹلفورڈ میں واقع اسلام آباد نامی علاقہ میں ہزار ہا کی تعداد میں یوں آجمع ہوئے کہ ﴿ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا ﴾۔ (البقرہ آیت ۲۶۱) کا پرکیف نظارہ آنکھوں کے سامنے آگیا اور دل کے نور و سرور سے پر ہونے کے باعث اس پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ کونسا براعظم تھا جس کے باشندے وہاں نہ جمع ہوئے تھے۔ کیا امریکہ و افریقہ کیا یورپ و کیا ایشیا اور آسٹریلیا سمیت مشرق بعید و قریب کے جزائر ہر جگہ اور ہر مقام کے اکثر ممالک کے فدائی احمدی مرد و عورتیں اور بچے اس طرح دیوانہ وار کھنچے چلے آئے کہ گویا آسمان کے فرشتے سائق بن کر انہیں ہانکے لئے چلے آرہے ہوں اور وہ پرشوق راہی تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے اپنی منزل شوق کی جانب رواں دواں ہوں۔ دیکھتے ہی دیکھتے اسلام آباد (ٹلفورڈ) کی سرسبز وادی ان پرشوق آنے والوں سے پر ہوگئی اور ہر طرف شوق فراواں کی لہریں اٹھ اٹھ کر عجب دلکش منظر پیش کرنے لگیں۔ شعبہ اندراج کے کمپیوٹرائزڈ نظام کے مطابق دنیا کے قریباً اسّی ملکوں کے پچیس ہزار افراد (مرد و عورتیں اور بچے) وہاں پہنچے ہوئے تھے۔ کیسے بابرکت اور خوش نصیب تھے یہ سب آنے والے جنہیں دور افتادہ راہوں میں بھی فرشتوں کی معیت حاصل تھی کیونکہ وہی تو ان پرشوق راہوں کو ہانکے لئے چلے آرہے تھے۔ سب پانچویں خلیفۃ المسیح یعنی اس وجود باوجود کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے بے چین و مضطرب اور انتظار کی گھڑیاں گن گن کر گذارنے والے بے قرار و منتظر تھے جو سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الہام الٰہی اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْرُ کا مصداق ہے اور اس بناء پر تائیدات سماوی کے نزول کا مورد ہے اور مظفر و منصور ہونا جس کا مقدر ہے۔ جب ۲۵ جولائی کو حضور خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے اور جلسہ سالانہ کا افتتاح کرنے کی غرض سے سٹیج پر بنے ہوئے منبر پر تشریف لائے تو ساری ''مارکی'' (عارضی ہال نما نہایت وسیع و عریض خیمے) کی فضا الحمدللہ اور سبحان اللہ کی دھیمی آوازوں سے گونج اٹھی۔ زیارت نصیب ہوتے ہی بے قرار دلوں کو قرار آگیا اور خوشی سے لبریز ہر مسرور دل اہتزاز کی کیفیت کے زیر اثر باطنی طور پر جھومنے لگا۔ جھومنے والی کیفیت ان پر کیوں طاری نہ ہوتی انہیں زیارت کی وہ اولین ساعت سعد میسر آگئی تھی جس کے عملی تقاضے پورے کرنے کا عزم بالجزم لے کر وہ ہزار ہا میل سے کھنچے چلے آئے تھے۔

عالمی بیعت کا پرسوز دل گداز منظر

چنانچہ آخری روز عالمی بیعت کا منظر دیدنی تھا۔ یہ ایک پرسوز و دل گداز منظر تھا۔ وہاں موجود پچیس ہزار جان نثاراں خلافت کی آوازوں میں آواز ملا کر دنیا بھر کے ملکوں کے قریباً نو لاکھ افراد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ یہ پچیس ہزار جاں نثار خلافت بیعت کے عملی تقاضے پورے کرنے کا عزم بالجزم لے کر وہاں حاضر ہوئے تھے انہوں نے اس دردوسوز اور گداز دل کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ زمین و آسمان کانپ رہے ہیں۔ دل کی گہرائیوں سے زبان آکر ادا ہونے والے الفاظ ہر جسم پر لرزہ طاری کر کے عزائم کو اور زیادہ پختگی سے ہمکنار کر رہے تھے اور وہ دل ہی دل میں اس امر کا اظہار کر رہے تھے کہ وہ غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کو تیز سے تیز تر کر کے نئی منزلیں سر کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔ سوز و گداز کا عالم جہاں ان پر تضرع و ابتہال طاری کر رہا تھا وہاں ایک گونہ خوشی کے باعث اس تضرع و ابتہال کی حالت میں راحت کا پہلو بھی مضمر تھا۔ راحت تھی تو اس بات کی تھی کہ غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو سر کرنے والی روحانی فوج میں قریباً نو (۹) لاکھ ساتھیوں کا اضافہ غلبۂ اسلام کی منزل کو قریب لانے کا موجب بنے گا اور سال بہ سال ہونے والے روحانی فوج میں یہ اضافے ایک دن اسلام کے عالمگیر غلبہ کو منصۂ شہود پر لے آئیں گے۔ کامیابیوں کی یہ درمیانی خوشیاں ہمارے لئے مہمیز کا کام دیتی چلی جائیں گی اور آخر وہ دن آہی جائے گا (کیونکہ اس نے بہرحال آکر رہنا ہے) کہ جب ہم نہ سہی ہماری نسلیں کرہ ارض پر افق تا بہ افق اسلام کو غالب دیکھ کر خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائیں گی۔ ساری ہی مخلوق توحید باری پر ایمان لا کر محمد رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجنے والی بن جائے گی۔ کیسی سچی اور پتہ کی بات فرمائی ہے حضرت مصلح موعودؓ نے۔

مٹ جاؤں میں تو اس کی پرواہ نہیں ہے کچھ بھی
میری فنا سے حاصل گر دین کو بقا ہو
شیطان کی حکومت مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفٰے ہو

مشرق و مغرب کے خوش نصیب ممالک کے خوش نصیب نمائندے

شرق و غرب کے آخری کناروں تک پھیلے ہوئے جن خوش نصیب ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے ان کے خوش نصیب نمائندے حسب سابق خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں بھی شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہونے کے لئے بہت کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ ''روحانی گلوبل ویلج'' کا درجہ رکھنے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے ۳۷ ویں جلسہ سالانہ میں (جو خلافت خامسہ کا پہلا جلسہ سالانہ تھا) یورپین ممالک کے بڑے بڑے وفود ہر سال شرکت کرتے ہی ہیں لیکن مشرق و مغرب میں دور دور تک پھیلے ہوئے ممالک میں سے بالعموم افریقی ممالک اور انڈونیشیا کے مرد و خواتین پر مشتمل بڑے بڑے وفود شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں اور ان میں بالخصوص افریقی ممالک کے اپنے اپنے علاقے کے قبائل پر پورا اختیار رکھنے والے متعدد صاحبانِ تاج و تخت شاہان ذی جاہ اور بعض دیگر فرمانروا بھی شامل ہوتے ہیں، یہ سب ذی مقدرت اصحاب والا تبار امسال بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی غرض سے تشریف لائے۔ لیکن خاص طور پر قابل ذکر بات یہ ہے کہ امسال وسط ایشیا کی نئی آزاد مملکتوں اور ان میں سے بھی علی الخصوص قازقستان کے سترہ افراد (مرد و خواتین) پر مشتمل ایک بڑے وفد نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان میں دیگر احباب کے علاوہ وہاں کی محترمہ صدر صاحبہ سٹی لینڈ کمیشن کی چیئر مین، یونیورسٹی پروفیسر اور اکاؤنٹس کی ماہر جیسی اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین کے علاوہ مردوں میں سے حکومتی محکمہ میں سیکرٹری کا عہدہ رکھنے والے، حکومت کے سینئر ماہر تعمیرات، تجارتی ادارے کے ڈائریکٹر، قالینوں کے تاجر اور ڈاکٹری کے پیشہ سے وابستہ بعض نامور احباب بھی شامل تھے۔ روس سے بھی ایک وفد تشریف لایا جو ایک مرد اور دو خواتین پر مشتمل تھا۔ جن ممالک کے احباب کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان میں یوکرین، تاتارستان، فجی، مصر کینیڈا، ہالینڈ، سوئٹزرلینڈ، جرمنی، ارجنٹائن، انڈونیشیا، گھانا، سینیگال، بینن، نائیجیریا، گیانا، جزیرہ ساؤ ٹومے، سیرالیون، کانگو، بیلاروس، آئیوری کوسٹ، ساؤتھ افریقہ، ٹرینیڈاڈ، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت وغیرہ ممالک بھی شامل تھے، گھانا کے امیر جماعت و مشنری انچارج محترم مولانا عبدالوھاب بن آدم، نیز وہاں کے محترم مولانا حافظ احمد جبریل سعید صاحب نیز وہاں کے توانائی وانرجی کے نائب وزیر مملکت آنریبل کابینا احمدو، بیرسٹر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ آخر الذکر معزز مہمان توری پبلک آف گھانا کے صدر مملکت ہزایکسی لنسی اگیئیے کوم کوفور کا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے نام مبارک باد، نیک خواہشات اور گھانا کی قومی اور ملی خدمات کے ذکر پر مشتمل اظہار تشکر کا ایک ذاتی پیغام بھی لے کر آئے تھے۔ یہ خصوصی پیغام مملکت گھانا کے نائب وزیر آنریبل کابینا احمدو نے جو بحمد اللہ تعالیٰ بہت مخلص اور فدائی احمدی ہیں جلسہ کے دوران خود پڑھ کر سنایا۔ جس پر جلسہ کے ہزار ہا سامعین کی طرف سے یک زبان ہو کر شکریہ اور تحسین کا بہت پرتپاک اظہار کیا گیا۔

افریقی ممالک کے جو صاحبان تاج و تخت یعنی اپنے اپنے علاقوں کے شاہان وقت اپنے اپنے شاہی لباسوں میں ملبوس شاہانہ جاہ و حشم کے ساتھ جلسہ میں شرکت کی سعادت سے مشرف ہوئے ان میں بینن کے ہز میجسٹی کنگ آف اوکانفو (H.M.The King of Okanfo) ہز میجسٹی دی کنگ آف پاراکوؤ (H.M.The King of Parakou) اور نائیجر کے ہز میجسٹی دی سلطان آف اگادیز (H.M.The Sultan of Agadez)، ہز میجسٹی دی کنگ آف زندر (H.M.The Sultan of Zinder) شامل تھے۔ مزید برآں دی ری پبلک آف نائیجر کے ایک آنریبل منسٹر جو کابینہ کے جنرل سیکرٹری بھی ہیں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس ضمن میں آئیوری کوسٹ کی دو اور ممتاز مذہبی شخصیتوں کی تشریف آوری اور شرکت کا ذکر بھی ضروری ہے ان کے اسماء گرامی ہیں.

1.Imam Ouedtaogo Boukere Dagou

2.Imam Kone Valy Gagnoa

ظاہر ہے یہ جملہ متعدد ہستیاں ہزاروں میل کا سفر طے کر کے خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت اور سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی زیارت اور ملاقات کے شرف سے مشرف ہوئیں۔ پھر اس خصوصی جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے والوں میں ٹرینیڈاڈ کی محترمہ مسز قریشہ محمد بھی شامل تھیں آپ وہاں منسٹری آف نیشنل سیکیورٹی کی مستقل سیکرٹری ہیں۔ انہوں نے بھی دوسرے براعظموں سے تشریف لانے والی درجنوں خوش نصیب خواتین محترم کے ہمراہ جلسہ سالانہ خواتین کے اجلاسوں میں شریک ہو کر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطاب اور خواتین کی تقاریر سے استفاضہ کیا۔

بیرونی ممالک کے وفود کی جلسہ کے پروگراموں میں عملی شرکت

مشرق و مغرب کے دور دراز کناروں اور کونوں سے ہزار ہا میل کی مسافت طے کر کے جلسہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے والے جملہ خوش نصیب احباب کی شرکت اس مقدس موقع پر وہاں موجود رہنے اور اس کی عظیم الشّان برکات سے مستفیض ہونے تک ہی محدود نہیں تھی۔ انہوں نے جہاں حضور انور کے روح پرور خطابات اور علماء سلسلہ کی تقاریر (جن کا درجن بھر زبانوں میں رواں ترجمہ ساتھ کے ساتھ ہو رہا تھا) استفادہ کرنے کے علاوہ جلسہ کے پروگراموں میں (ان میں سے بعض خوش نصیب احباب نے) عملاً خود حصہ لینے کی بھی سعادت حاصل کی مثال کے طور پر ٹلفورڈ کے علاقہ میں واقعہ اسلام آباد میں ''روحانی گلوبل ویلیج'' کی شکل میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام کی درمیانی دو راتوں کی آخری نصف شب کی روحانیت سے معمور و پرنور خاموش ساعتوں میں تہجد کی رات ادا کی جانے والی نماز تہجد میں امامت کے فرائض ادا کرنے کی سعادت مغربی اور مشرقی افریقہ کے تلاوت قرآن سے خاص شغف رکھنے والے قاری اصحاب کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ پہلی رات مغربی افریقہ کے نامور حافظ قرآن و عالم دین محترم حافظ احمد جبریل سعید صاحب نے پڑھائی۔ وہ گھانین ہونے کے باوجود اردو بولنے پر قادر ہیں۔ اور بڑی روانی سے اور صحت کے ساتھ اردو بولنے پر قادر ہیں۔ جلسہ کی دوسری رات مکرم محمد یٰسین ربّانی صاحب نے نماز تہجد کی امامت کروائی۔ ان ہر دو احباب کی امامت میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے ہزاروں احباب کو بہت خشوع و خضوع کیساتھ تہجد ادا کرنے اور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرنے کی توفیق ملی۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد درس دینے کی سعادت برادرم محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کے حصہ میں آئی۔ اسی طرح جلسہ کے ایام میں نماز جمعہ نیز نماز ہائے ظہر و عصر میں ملائیشیا کے برادرم مکرم ڈین حنظلہ عبداللہ، فلسطین کے برادرم مکرم شریف عودہ صاحب اور بنگلہ دیش کے برادرم فیروز عالم صاحب نے اذانیں دینے اور اقامت کے وقت تکبیر کہنے کا فریضہ بڑی دلکش آواز میں خوش الحانی سے ادا کیا۔

مزید برآں جلسہ سالانہ کے اجلاسوں میں کارروائی کے مبارک آغاز کے طور پر قرآن مجید کی تلاوت کرنے کی سعادت بیرونی ملکوں سے آئے ہوئے جن احباب کے حصہ میں آئی ان میں برادرم ظفر اللہ پُنجو صاحب، جاپان کے برادرم حافظ محمد امجد صاحب اور جرمنی کے برادرم مکرم شیراز ہارون صاحب شامل ہیں۔

جلسہ کے اجلاسوں میں پر معارف دینی نظمیں پڑھنے کی سعادت جاپان کے برادرم مکرم عصمت اللہ صاحب، ناروے کے برادرم مکرم عبدالمنعم صاحب، فلسطین کے برادرم مکرم فرح عودہ صاحب جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ خالص عربی لحن میں پڑھ کر سنایا، جرمنی کے برادرم مکرم خالد محمود صاحب اور برادرم مکرم داؤد ناصر صاحب کو ملی۔

بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے ان جملہ خوش نصیب احباب نے ''روحانی گلوبل ویلیج'' کی شکل میں منعقد ہونے والے جماعت احمدیہ برطانیہ کے اس ۳۷ ویں جلسہ سالانہ کی بین الاقوامی حیثیت کو اجاگر کرنے میں نمایاں حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

باہمی محبت واخوت اور تجدید ملاقات کے پرکیف نظارے

جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں لا کر اس کے جلسہ سالانہ کے لئے جس کا آغاز بظاہر بہت معمولی تھا خدائے قادر و توانا نے جو قومیں تیار کی تھیں ان کے دنیا کے کونہ کونہ سے آ کر اس میں آ شامل ہونے کا کچھ احوال سطور بالا میں پیش کیا گیا۔ اب جلسہ کے مقاصد میں سے ایک مقصد کی تکمیل کا احوال پیش کیا جاتا ہے۔

سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے اس للّٰہی جلسہ کی غرض بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو بھائی اس جماعت میں داخل ہو چکے ہیں وہ اس جلسہ میں شریک ہونے سے ایک دوسرے سے ملیں اور ان میں باہمی محبت و اخوت ترقی پذیر ہو۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

''ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کا منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا۔''

اوائل میں تو جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک ہی ملک کے جلسہ میں شامل ہونے والے آپس میں بھائیوں کی طرح مل کر اور ایک دوسرے کے ساتھ بغلگیر ہو ہو کر باہم خوشی کا اظہار کرتے اور ایک دوسرے کو وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ کے مبارک و مقدس گروہ میں شمولیت پر مبارک باد دیتے تھے۔ پھر خلافت ثانیہ کے زمانہ میں اور دور دراز ملکوں کے بعض گنے چنے لوگ جلسہ سالانہ میں آنے شروع ہوئے اس طرح رشتۂ تودد و تعارف میں اضافہ ہونے لگا۔ باہر سے آنے والے بھائیوں کی تعداد سال بہ سال بڑھتی گئی اور باہمی رشتۂ تودد و تعارف کا دائرہ بھی وسیع تر ہونے لگا۔ پھر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بیرونی ممالک کے تبلیغی دوروں کے بعد امریکہ، افریقہ اور مشرق بعید کے ممالک سے بڑے بڑے وفود آنے شروع ہوئے اور ربوہ میں بڑے بڑے اور فراخ نئے گیسٹ ہاؤسز بھی ساتھ ساتھ تعمیر ہو کر وَسِّعْ مَكَانَكَ کے خدائی حکم پر مسلسل عمل ہوتا رہا اسی طرح رشتۂ تودد و تعارف کا حلقہ اور بھی زیادہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ ازاں بعد خلافت رابعہ کے دور میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عہد میں چہار دانگ عالم میں دعوت الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی میں اس قدر سرگرمی اور گرمجوشی پیدا ہوئی کہ ہر سال لاکھوں لاکھ نئے احمدیوں کا اضافہ ہونے لگا۔ ادھر مقدرات الٰہیہ نے ایسے سامان کئے کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ پاکستان سے بامر مجبوری ہجرت فرما کر انگلستان میں آ کر آباد ہوئے اور یہاں کے جلسہ سالانہ نے مرکزی جلسہ سالانہ کی شکل اختیار کر لی اور چہار دانگ عالم میں اس کثرت سے نئی بیعتیں ہونے لگیں کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر عالمی بیعت کے بہت ہی مبارک سلسلہ کا آغاز ہوا اور اس کثرت سے دوسرے ممالک کے لوگ جلسہ میں آنے لگے کہ رشتۂ تودد و تعارف کے حلقہ نے عالمگیر حلقہ کی صورت اختیار کر لی اور ملک ملک کے لوگوں کے باہم ملنے اور مل جل کر خوشی کا اظہار کرنے کے نظارے ایک دنیا کو متاثر کرنے لگے۔

چونکہ خدائی وعدوں کے بموجب جماعت احمدیہ کا قدم تو مسلسل ترقی کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے اور آئندہ بھی بڑھتا چلا جائے گا اس لئے خلافت خامسہ کے عہد مبارک دور شروع ہوتے ہی اس مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ پر تمام براعظموں سے ایسے ایسے بڑے وفود شرکت کے لئے تشریف لائے کہ عین اُس زمانہ میں جبکہ دنیا بھر میں ''گلوبل ویلیج'' کی دھوم مچی ہوئی تھی انگلستان کے علاقہ ٹلفورڈ میں واقع اسلام آباد نامی کئی ایکڑوں پر پھیلی ہوئی سرزمین نے ایک ''روحانی گلوبل ویلیج'' کی شکل اختیار کر لی۔ اس میں ۸۰ (اسّی) کے قریب ملکوں کے نمائندے اس کثرت سے شریک ہوئے اور رشتۂ تودّد و تعارف میں اس قدر وسعت پیدا ہوئی کہ شرکت کرنے والا انسان خود اپنی ذات میں تائید و نصرتِ الٰہی کا ایک نشان بن گیا اور اسے اپنے اردگرد ہزار ہا انسانوں کی شکل میں ہر طرف ہزار ہا نشان پھیلے ہوئے نظر آنے لگے۔ تائید و نصرت الٰہی کے نشانوں کا یہ ایک ایسا زبردست اجتماع تھا اور تودد و تعارف کے حلقہ کی وسعت پذیری کا ایک خوشکن نظارہ تھا کہ لوگوں کے دل خوشیوں کی وجہ بلّیوں اچھل رہے تھے اور وہ راہ چلتے قدم قدم پر خدا تعالیٰ کا شکر بجا لا رہے تھے۔ بہرحال امسال بھی حلقہ تودّد و تعارف کی پہلے سے بہت بڑھی ہوئی وسعت اپنی ذات میں ایک عظیم الشان نشان کی حیثیت رکھتی تھی جس نے ایمانوں کو ایسی جلا بخشی کہ دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں کے دل ایم ٹی اے کے ذریعہ اس نشان صداقت اور تائید و نصرت کا نظارہ کر کے فرط مسرت سے جھوم اٹھے۔

ایمان یقین اور معرفت میں ترقی کے غیر معمولی سامان

پھر ''روحانی گلوبل ویلیج'' کی شکل میں منعقد ہونے والے خلافت خامسہ کے اس پہلے جلسہ سالانہ کا پروگرام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ہدایت اور راہنمائی کی روشنی میں اس طرح ترتیب دیا گیا تھا کہ دنیا بھر سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار مہمانوں اور ایم ٹی اے کے ذریعہ جلسہ کے پروگرام سے مستفیض ہونے والے کروڑوں احمدیوں کے ایمان یقین اور معرفت میں ترقی کے غیر معمولی سامان از خود ہوتے چلے گئے۔ اس مبارک موقع پہ دنیا بھر کے کروڑوں احمدیوں کو سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پر معارف خطبۂ جمعہ، جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب، جلسہ مستورات میں حضور کی تربیتی تقریر نیز مردوں کے جلسہ سالانہ میں دوسرے روز کی ایمان افروز تقریر کے ذریعہ سال بھر میں دنیا کے مختلف براعظموں اور بالخصوص افریقہ میں غلبہ اسلام کی آسمانی مہم کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی عظیم الشان کامیابیوں کے تذکروں اور آخری روز کے علمی خطاب میں دس شرائط بیعت کی پر معارف تشریح کی شکل میں ایسے مائدہ آسمانی سے جی بھر کر لطف اندوز ہونے اور حظ پر حظ اٹھانے کا ایک انمول موقع میسر آیا۔ پھر علمائے سلسلہ میں سے محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن، مبلغ انگلستان محترم لئیق احمد طاہر صاحب۔ اور مرکز سلسلہ کے محترم مولانا حافظ مظفر احمد صاحب نے ایسے موضوعات پر ٹھوس پُر مغز اور مدلل تقاریر فرمائیں جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت کو اس شان سے آشکار کرنے والی تھیں کہ غیر قوموں کے صاحب فہم افراد کے لئے یہ تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہ تھا کہ خلافت احمدیہ سے وابستہ ہوئے بغیر۔ احمدیت کے ذریعہ زندہ خدا سے زندہ تعلق پیدا کئے بغیر اور سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے قلمی اسلوب جہاد جو اصل اسلامی جہاد ہے کو اپنائے بغیر عالمگیر غلبۂ اسلام کی منزل سر ہو ہی نہیں سکتی۔ باقی تمام خود ساختہ راستے تباہی و بربادی اور ناکامی و نامرادی کے راستے ہیں۔ اور یہ کہ جماعت احمدیہ کے قائم کردہ ''روحانی گلوبل ویلیج'' کے ساتھ ہی دنیا کی سلامتی اور امن کا قیام وابستہ ہے۔ دنیا کی مادی طاقتوں کی طرف سے جس ''گلوبل ویلیج'' کا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے وہ پورے کرۂ ارض کو تباہی و بربادی کے ہولناک منظر میں تبدیل کر دے گا۔ یہ اپنے آپ کو فرزانے سمجھنے والے کرۂ ارض پر ویرانے پھیلانے والے ثابت ہوں گے اور یہ ویرانے آباد ہوں گے تو احمدیت کے قائم کردہ ''روحانی گلوبل ویلیج'' کے فرزانوں کی روحانی جد وجہد اور ایثار و قربانی پر مبنی امن و سلامتی کے طریقوں سے ہی آباد ہوں گے۔ اسی لئے تو حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا۔

فرزانوں نے دنیا کے شہروں کو اجاڑا ہے
آباد کریں گے اب دیوانے یہ ویرانے
ہوتی نہ اگر روشن وہ شمع رخ انور
کیوں جمع یہاں ہوتے سب دنیا کے پروانے

جلسہ سالانہ کی کامیابی کا منہ بولتا ثبوت

الغرض خلافت خامسہ کا پہلا جلسہ سالانہ جو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ''روحانی گلوبل ویلیج'' کی شکل میں منعقد ہوا دنیا پر یہ آشکار کرنے میں کامیاب رہا کہ جماعت احمدیہ کا یہ ''روحانی گلوبل ویلیج'' ہی پورے کرۂ ارض پر محیط ہو کر اسے امن و سلامتی کا گہوارہ بنانے کا موجب بنے گا۔ اس کے سوا تمام راہیں تباہی و بربادی کی طرف لے جانے والی ہیں۔

اس شعور کو اجاگر کرنے میں اس تاریخی جلسہ سالانہ کی کامیابی اس امر سے بھی ظاہر ہے کہ دنیا کے بہت سے ملکوں کے اخباروں، ریڈیو سٹیشنوں اور ٹیلی وژن نیٹ ورکس نے اس کی خبریں شائع، نشر اور ٹیلی کاسٹ کیں۔

برطانیہ کے مشہور اخبار ''دی لنڈن ٹائمز'' نے اپنی ۲۶ رجولائی کی اشاعت میں صفحہ ۷ پر ایک مضمون شائع کیا، اسی طرح لندن کے ''ڈیلی ٹیلی گراف'' کے علاوہ جرمنی سمیت دنیا کے ۲۷ راخباروں میں جلسہ کی خبریں شائع ہوئیں۔ سکائی (SKY) نیوز ٹیلی وژن کے ۲۷ رجولائی ۲۰۰۳ء بروز جمعہ سوا بارہ بجے سہ پہر جلسہ کی تفصیلی خبر مع تصاویر ٹیلی کاسٹ کی۔ ZEE TV نے ۲۴ رجولائی بروز جمعرات رات ۸ بجکر ۲۰ منٹ پر جلسہ کے مقاصد پر ایک فیچر ٹیلی کاسٹ کیا اور گزشتہ جلسوں کے مناظر بھی دکھائے۔ BBC 4 اور BBC 5 نے امام مسجد فضل لندن محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امیر جماعت احمدیہ برطانیہ محترم رفیق احمد حیات صاحب کے انٹرویوز اور جلسہ کے بارہ میں عوام کے تاثرات بار بار ٹیلی کاسٹ کئے۔ ٹلفورڈ ایریا کے دس لوکل ریڈیو سٹیشنز سے جلسہ کی خبریں نشر ہوئیں۔ اسی طرح لوکل نیوز پیپرز میں سے Farnham, Aldershot News اور Herald اور Asian Voice نے جلسہ کی خبریں باقاعدگی سے شائع کرنے کا اہتمام کیا۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEERPARK ROAD,
LONDON SW19 3TL U.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۴/ اور ۵/ اپریل ۲۰۰۳ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ امریکہ لکھتے ہیں کہ ۱۰/ستمبر ۱۹۸۷ء کو خاکسار لندن سے امریکہ روانہ ہوا۔ اسی جہاز میں حضرت میاں صاحب بھی برطانیہ کے جلسہ میں شمولیت کے بعد واپس تشریف لے جا رہے تھے۔ روانگی سے قبل خاکسار نے آپ سے مل کر اپنا تعارف کروایا۔ آپ نے پوچھا: پہلی بار جا رہے ہو؟۔ عرض کیا: جی ہاں۔ واشنگٹن پہنچنے میں ابھی نصف گھنٹہ تھا کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا مشن کو آپ کی آمد کی اطلاع ہے۔ عرض کی کہ اطلاع ہے۔ فرمایا کہ مَیں تو جلدی باہر چلا جاؤں گا اور دیکھ لوں گا کہ آپ کو کوئی لینے آیا ہے کہ نہیں؟ تو آپ کو بتادوں گا۔ چنانچہ ایئرپورٹ پر آپ جلدی باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد واپس اندر تشریف لائے اور مجھے فرمایا کہ آپ کو لینے کے لئے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب تشریف لائے ہوئے ہیں، آپ اُن کے ساتھ چلے جائیں گے اس لئے مَیں جاتا ہوں۔ یہ میری آپ سے پہلی ملاقات تھی جس نے ایک حسین یاد چھوڑی۔

اگرچہ آپ عمر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے بڑے تھے لیکن کبھی رشتہ داری یا بڑا ہونے کی وجہ سے احترام خلافت میں فرق نہ آنے دیتے۔ حضورؒ کی خدمت میں خط مختصر اور بامعنی لکھتے۔ کبھی کوئی مضمون پڑھتے جس میں حضورؒ کی دلچسپی بھی ہوتی تو حضورؒ کو بھجوادیتے۔ اگر مضمون بڑا یا کوئی کتاب ہوتی تو بڑی محنت سے اس کا جامع خلاصہ نکالتے اور بھجواتے۔

جماعت کے اندر پیار محبت اور اتحاد پیدا کرنے کے لئے مسلسل اور انتھک محنت کرتے رہے۔ آپ کو کمر کی تکلیف لمبے عرصہ سے تھی لیکن لمبی میٹنگز کے باوجود کبھی تکلیف کا اظہار نہ فرماتے۔ مجلس عاملہ یا مجلس شوریٰ کی کارروائی کی صدارت کرتے۔ ہر کسی کی بات پورے تحمل اور غور سے سنتے اور نوٹس لیتے جاتے۔ آخر میں فیصلہ صادر فرماتے۔ کبھی خود کسی کی شکایت کرنا پسند نہ کرتے۔ قضائی معاملات میں بھی کوشش کرتے کہ معاملہ حل ہو جائے اور شکایت کی نوبت ہی نہ آئے۔ بات کی تہہ تک پہنچنے کا خاص ملکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا ہوا تھا۔

بہت احتیاط فرماتے اور یادداشت بھی بہت زبردست تھی۔ کئی بار ڈکٹیشن دیتے۔ اگلے روز وہ خط تیار ہوکر آپ کے سامنے دستخط کے لئے پیش ہوتا تو فوراً نشاندہی فرمادیتے کہ کونسا لفظ آپ نے نہیں لکھوایا تھا یا کس لفظ کے سپیلنگ غلط ہیں۔

جماعتی چندہ جات اور رقوم کے بارہ میں بار بار یاددہانی کرواتے کہ یہ امانت ہیں اور انہیں اپنی ذاتی رقم کی نسبت زیادہ احتیاط سے خرچ کرنا چاہئے۔ مساجد اور مشن ہاؤسز میں بجلی، پانی وغیرہ کے خرچ میں بھی کفایت کی تلقین فرماتے رہتے۔ لیکن غرباء کی مدد کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے۔ جب بجٹ تیار ہوتا تو جماعت کی مالی وسعت دیکھ کر آپ کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھتا۔

حضرت میاں صاحب کارکنان کی بہت عزت و تکریم فرماتے اور ہر پہلو سے خیال رکھتے۔ جن دنوں میری فیملی میرے ساتھ نہیں تھی تو ایک روز مَیں گھر پر کھانا بنا رہا تھا کہ آپ نے بلاکر فرمایا کہ آپ کو گھر چھوڑ آؤں۔ جب آپ کو علم ہوا کہ مَیں کھانا بنا رہا ہوں تو پہلے اجازت دی کہ کچھ دیر بعد چلے جائیں لیکن پھر فرمایا کہ ابھی چلو۔ ہمارے پہنچنے سے پہلے میز پر کھانا لگ چکا تھا اور پھر تقریباً ایک ہفتہ کا کھانا ڈبوں میں بند کرکے ساتھ بھی دیدیا۔

ایک جلسہ سالانہ کے موقع پر افسر جلسہ سالانہ نے مجھے ایک نائب افسر کا ناظم مقرر کیا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں تو نائب افسران میں رکھنا چاہئے تھا نہ کہ اُن کا ماتحت۔

آپ کی رہائش مسجد سے قریباً پون گھنٹہ کے فاصلہ پر تھی لیکن شادی کی تقریبات میں احباب کی خواہش پر تشریف لاتے رہے۔ اگر بیماری کی وجہ سے نہ آسکتے تو مبارکباد کا خط ضرور لکھواتے۔

ایفروامریکن دوستوں سے پیار اور محبت اور مالی معاونت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ انہیں جماعتی کاموں میں شامل کرتے۔ مسجد کو آباد دیکھنے کی بہت خواہش تھی اور پوچھا کرتے کہ کس نماز میں کتنے نمازی آتے ہیں۔ پہلے مسجد میں افطاری کے خلاف تھے کہ رمضان عبادت کا مہینہ ہے، سوشل تعلقات کا نہیں۔ لیکن جب عرض کیا گیا کہ احباب کا گھر سے افطاری کرکے اتنی دور مسجد آنا ممکن نہیں ہوگا تو پھر افطاری کا انتظام مسجد میں کرنے پر رضامند ہوگئے۔

جو بھی آپ سے ملنے کی خواہش ظاہر کرتا، آپ اسے وقت دیتے اور گھر پر بلا لیتے۔ اگر بیماری کی وجہ سے پروگرام کینسل کرنا پڑتا تو وقت سے بہت پہلے معذرت کردیتے۔ ہر ایک کا خیال رکھتے۔ وقت کی پابندی کا خیال رکھتے لیکن اجتماعات یا جلسہ کے موقع پر اگر عرض کیا جاتا تو دس پندرہ منٹ انتظار فرماتے اور پھر پروگرام شروع فرماتے۔

محترم میر مسعود احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۴/اپریل ۲۰۰۳ء میں مکرم عبدالباری صاحب اپنے مضمون میں محترم سید میر مسعود احمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ جب آپ کوپن ہیگن میں مربی تھے تو وہاں پہنچنے والے احمدیوں کی ہر ممکن مدد اور خدمت پر مستعد رہتے۔ جب مَیں وہاں پہنچا تو تیس کے قریب دوست پہلے سے وہاں مقیم تھے۔ وہ نمازیں پڑھتے، کھانا کھاتے، آرام سے سوتے اور روزگار کی تلاش کرتے۔ جس کو کام مل جاتا وہ چلا جاتا اور اس کی جگہ کوئی اَور آجاتا۔ میر صاحب سب سے بہت خندہ پیشانی سے پیش آتے، روزانہ صبح مختلف فیکٹریوں میں فون کرتے، لوگوں کو پتہ لکھ کر دیتے، بس کا روٹ سمجھاتے۔ جب سب چلے جاتے تو پھر انتظار کرتے کہ کون کام ملنے کی خوشخبری لاتا ہے۔ صبح نماز کے وقت ہال میں تشریف لاکر بلند آواز سے سلام کرتے اور پھر مسجد چلے جاتے۔ کئی بار ہم شام کو تھکے ہارے مسجد پہنچتے تو آپ نے ایک بڑا دیگچا سالن کا تیار کرکے رکھا ہوتا۔

ایک بار کسی نے میونسپلٹی میں شکایت کردی کہ مسجد میں بہت سارے لوگ رہتے ہیں۔ میونسپلٹی کے عملہ نے آپ سے پوچھا تو فرمایا کہ مَیں ان کو کیسے نکال دوں، ہاں اگر آپ ان لوگوں کی رہائش کا کوئی انتظام کردیں تو یہ وہاں چلے جائیں گے۔ اس کے بعد پھر کبھی کسی نے نہ پوچھا۔ کام ملنے کے بعد بھی مَیں دو سال تک مسجد سے ملحقہ ایک کمرہ میں رہا۔ مسجد کی عمومی ڈیوٹی میرے سپرد تھی۔

محترم میر صاحب بہت مہمان نواز تھے۔ مسجد میں احمدیوں کے علاوہ غیراحمدی بھی کثرت سے پناہ لیتے تھے اور حسن اخلاق دیکھ کر آپ کے مداح ہوجاتے۔ بازار میں آپ سے ملنے کے لئے کئی بار لوگوں کی قطار بن جاتی۔ جب مَیں قائد خدام الاحمدیہ تھا تو آپ کی ہدایت پر کئی مبلغین اور معززین کو دیگر ممالک سے مدعو کیا۔

آپ نظام کا بہت احترام فرماتے۔ ایک بار کسی دوست نے ذاتی مسئلہ کی وجہ سے ایک ذمہ دار شخص کے بارہ میں غلط ریمارکس دیدیئے تو آپ نے اس کا علم ہونے پر اُس دوست کا داخلہ اپنے ہاں بند کردیا۔ چنانچہ اُس دوست کو معذرت کرکے اپنے الفاظ واپس لینے پڑے۔

آپ بہت اچھے نشانہ باز تھے اور شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک میلے پر جب آپ ہمارے ساتھ گئے تو نشانہ بازی کے مقابلہ میں مسلسل تین بار انعام جیتا۔ اس پر دکاندار نے کہا کہ اب آپ اس میں حصہ نہیں لے سکتے ورنہ ساری دکان ہی لے جائیں گے۔ آپ بہت زندہ دل تھے۔ ایک بار مجھے ایک مشکل مقام سے اتر کر سمندر کے پانی کو ہاتھ لگانے پر ایک سو کراؤن دینے کی پیشکش کی۔ مَیں پانی کو ہاتھ لگاکر واپس آیا تو رقم دیدی اور فرمایا کہ مَیں تمہاری جرأت دیکھنا چاہتا تھا۔

موتی

موتی کی تخلیق بغیر ہڈی والے اُس جانور کے جسم سے ہوتی ہے جو سیپ کے اندر پایا جاتا ہے۔ عام موتی کا رنگ دودھیا ہوتا ہے جبکہ سیاہ، نیلے، زرد اور قرمزی رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ سیپ کے اندر رہنے والے جانور کا جسم لعاب دار اور ملائم ہوتا ہے۔ اس کی کھال اور ہڈی نہیں ہوتی۔ اگر کوئی ریت کا ذرّہ یا کنکر وغیرہ اُس کے اندر داخل ہوجائے تو اُسے شدید تکلیف ہوتی ہے اور تکلیف سے بچنے کے لئے لیسدار لعاب اُس چیز پر پھینکتا ہے جس سے تکلیف ختم ہوجاتی ہے اور وہ مادہ اُس چیز پر جم کر اُسے چکنا اور نرم کردیتا ہے۔ لعاب پڑتے رہنے سے کچھ عرصہ بعد وہ مادہ ایک چمکدار موتی میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ جب تک جانور زندہ رہتا ہے، موتی موم کی طرح نرم ہوتا ہے لیکن اُس کے مرنے کے بعد موتی سخت ہوجاتا ہے۔

سیپ کا خول کھردرا اور سخت ہوتا ہے لیکن اندر سے بڑا ملائم اور چمکیلا ہوتا ہے جہاں وہ جانور آرام سے رہتا ہے۔ سیپ کا منہ ایک طرف سے کھل سکتا ہے جبکہ دوسری طرف قبضہ لگا ہوتا ہے۔ سیپی کے اندر داخل ہونے والا عنصر جتنے حجم کا ہوتا ہے، موتی بھی اُسی سائز کا ہوتا ہے۔ اس وقت تک سب سے بڑا موتی ۱۲۰/گرام کا پایا گیا ہے۔

موتی کا کاروبار کرنے والے سیپ کو ایسی خاص بوٹیوں کے ساتھ ابالتے ہیں جس سے موتی میں سختی اور چمک آجاتی ہے۔ یہ علم ہونے کے بعد کہ موتی کیسے بنتا ہے، ماہرین نے اپنی مرضی کے موتی بنانے کی کوشش کی۔ اس کام کی ابتداء چین میں ہوئی جس میں کامیابی کے بعد یہ کاروبار مربوط شکل اختیار کرگیا۔ ۱۸۹۰ء میں جاپانی سائنس دان کوکچی نے مصنوعی موتی سازی کی صنعت کو تحریک دی۔ یہ صنعت اب ترقی یافتہ شکل میں موجود ہے۔

یہ معلوماتی مضمون مکرم خالد غزنوی صاحب کے قلم سے ماہنامہ ''تشحیذالاذہان'' ربوہ مارچ ۲۰۰۳ء میں شامل اشاعت ہے۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۲۳/اپریل ۲۰۰۳ء میں مکرم ضیاءاللہ مبشر صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

مَیں کیسے جیؤں چھوڑ کے اس دل کے مکیں کو
جو میرے رگ و ریشے میں جاں بن کے رہا ہے
گلشنِ دل تیری ہی خوشبو سے معطر ہے
ہر پھول تری یاد کے غنچے سے کھلا ہے
تحسین تری عمر، کہ جس عمر میں تُو نے
صد خضر کی عمروں سے سِوا کام کیا ہے

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@hotmail.com

Vol. 10 | Friday, September 19, 2003 | Issue No. 38

جماعت احمدیہ جرمنی کے ۲۸ویں جلسہ سالانہ کا نہایت کامیاب و بابرکت انعقاد

۳۱ ہزار سے زائد افراد کی شمولیت۔ملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں مختلف اقوام کے ۱۲۰۰/افراد کی شرکت۔

پرمغز علمی تقاریر، للہی اخوت ومحبت کا مثالی ماحول

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطابات۔

ہزاروں افراد نے حضور انور ایدہ اللہ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

(زبیر خلیل احمد خان۔ افسر جلسہ سالانہ وجنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ جرمنی)

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ جرمنی کا ۲۸واں جلسہ سالانہ اپنی عظیم الشان روایات کے ساتھ ۲۲؍تا ۲۴؍اگست منہائم، مئی مارکیٹ کے علاقہ میں منعقد ہوا۔ قارئین الفضل کے لئے جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کی چند جھلکیاں پیش خدمت ہیں۔ تفصیلی رپورٹ بعد میں سلسلہ وار بھجوائی جائے گی۔ انشاءاللہ۔

جلسہ کی تیاری کے بعض کام تو سارا سال ہی جاری رہتے ہیں تاہم عملی طور پر ۱۱؍اگست کو مئی مارکیٹ جماعت کے حوالہ کی گئی اور وہاں اجتماعی دعا کے ساتھ باقاعدہ تیاری کا آغاز ہوا۔ مبلغ انچارج جرمنی مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب نے افتتاحی دعا کرائی۔

جلسہ سالانہ ۲۰۰۳ء کے لئے ۴۵۵۴ انصار، خدام اور اطفال نے باقاعدہ وقارعمل میں حصہ لیا۔ دو ہزار کے قریب ممبران جماعت نے کسی نہ کسی رنگ میں مدد کی۔ ۲۷۳۲۴ گھنٹے جلسہ کی تیاری اور وائنڈ اپ کا کام کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے سٹور کو شفٹ کرنے کے لئے چھ ٹرکوں نے ۱۰۸ چکر لگائے جب کہ فی چکر ۲۰۰ کلومیٹر کا سفر طے کیا گیا۔

جلسہ کے دوران ۳۰۲۶ کارکنان/ کارکنات نے ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ امسال جلسہ سالانہ کی حاضری ۳۱ہزار سے زائد رہی۔ ڈیڑھ ہزار کے قریب مہمان دوسرے ممالک سے تشریف لائے جبکہ بارہ سو کے لگ بھگ مختلف اقوام کے احمدی اور زیر تبلیغ افراد شامل ہوئے۔

جماعت جرمنی کی خوش قسمتی ہے کہ ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ جلسہ میں شمولیت کے لئے جرمنی تشریف لائے۔ آپ ۲۰؍اگست کو جرمنی پہنچے۔ مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم مبلغ انچارج صاحب جرمنی قافلہ کو لینے برسلز گئے۔ ۲۱؍اگست کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا جو ۲ گھنٹے جاری رہا۔ ناظمین کو شرف مصافحہ بخشا۔ جلسہ گاہ مردانہ، زنانہ وملٹی نیشنل جلسہ گاہ میں مختلف خیمہ جات کا دورہ بھی کیا۔ شام کو کارکنان کے ساتھ کھانا بھی تناول فرمایا جبکہ دو ہزار کارکنان اور کارکنات کھانے میں شامل ہوئے۔

۲۲؍اگست جمعة المبارک، صبح دس بجے حضور انور خصوصی طور پر لنگر خانہ تشریف لے گئے اور کچن میں پکوائی کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دیگوں کی پکوائی کے علاوہ دیگوں کی صفائی وغیرہ بھی دیکھی۔

۱۳:۵۰ پر آپ نے لوائے احمدیت لہرایا۔ خطبہ جمعہ کے ساتھ ہی باقاعدہ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ دیگر مقررین میں وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترمی چوہدری حمیداللہ صاحب، وکالت تبشیر لندن کے محترمی اخلاق احمد صاحب انجم کے علاوہ مربیان سلسلہ جرمنی، امیر صاحب جرمنی، مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش، صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی مکرم داؤد احمد مجوکہ صاحب نے مختلف عناوین پر جرمن اور اردو زبانوں میں تقاریر کیں۔ منہائم شہر کے برگا ماسٹر، دیگر انتظامی عہدیداران اور یورپین پارلیمنٹ کے ایک ممبر نے بھی شرکاء جلسہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ کے روز حضور انور ایدہ اللہ نے وقف نو بچوں کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ بعدازاں جلسہ گاہ لجنہ میں خطاب فرمایا۔ اسی روز سہ پہر ملٹی نیشنل جلسہ گاہ کا دورہ فرمایا اور مختلف اقوام کے ۱۲۰۰ شرکاء جلسہ کو مصافحہ کا شرف بخشا۔

اتوار کے روز جرمن بولنے والے مہمانوں سے حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا اور بعدازاں اختتامی تقریر فرمائی۔

اپنے قیام کے دوران حضور انور نے تقریباً سات ہزار افراد جماعت سے فیملی ملاقاتیں کیں۔ ۲۹؍اگست کو خطبہ جمعہ فرینکفورٹ کے ایک ہال میں دیا گیا جہاں ہزاروں افراد نے نماز جمعہ میں شرکت کی۔ ۳۰؍اگست کو نماز ظہر وعصر کے ذریعہ مسجد نورالدین ڈارمسٹڈ کا افتتاح فرمایا۔ جماعت جرمنی کی مجلس عاملہ کے علاوہ تمام ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ کے ساتھ میٹنگز کیں اور فوٹو بنوائیں۔ ازراہ شفقت بیت السبوح میں واقع ایوان خدمت، لجنہ کے دفاتر اور دیگر دفاتر کا بھی معائنہ فرمایا۔ ۳۱؍اگست کو روانگی سے قبل کارکنان کے مختلف گروپس کے ساتھ فوٹو بنوائیں۔ الوداعی دعا کے ساتھ اتوار کی سہ پہر اگلی منزل کے لئے روانہ ہوگئے۔ حضرت بیگم صاحبہ نے بھی دورہ کے دوران لجنہ کی بہت بڑی تعداد کے ساتھ بہت ہی محبت وشفقت سے ملاقاتیں کیں اور ان کو اپنی نصائح سے نوازا۔

امسال مردانہ جلسہ گاہ اور زنانہ جلسہ گاہ میں Low Emmission Device کی تکنیک پر بنائی گئی Led سکرین کے ذریعہ کارروائی دکھلائی گئی۔ شرکاء نے اس کو بہت پسند کیا۔

جلسہ سالانہ کا Wind up محض چار دنوں میں مکمل کر کے مئی مارکیٹ کا چارج ۲۸؍اگست کو انتظامیہ کو واپس کر دیا گیا۔ تیاری اور وائنڈ اپ جلسہ سالانہ کے دوران خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماءاللہ کا تعاون مثالی رہا۔

جماعت کے سنٹر بیت السبوح فرینکفورٹ میں قیام کے دوران مہمانوں کی دیکھ بھال کے فرائض لوکل امارت فرینکفورٹ نے انتہائی احسن رنگ میں ادا کئے۔ اسی طرح نیشنل شعبہ ضیافت نے مہمانوں کی تواضع کی بہترین مثال قائم کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

❁❁ ❁❁

ضروری ہدایت

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ بعض احمدی احباب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی "محمدؐ" کو انگریزی میں مخفّف کرکے "Mohd." لکھتے ہیں یا اس کے سپیلنگ غلط لکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ہے کہ یہ غیر مناسب ہے۔ پورا نام "Muhammad" لکھنا چاہئے۔

مہربانی فرما کر تمام احباب کو اس ہدایت پر عمل کرنے کی تاکید فرمائیں۔ جماعتی رسالوں میں بھی اس کا اعلان کروادیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نکات معرفت

حضرت خلیفة المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

❁...... ثبوت قیامت کی راہ قرآن شریف میں:

جولوگ چاہتے ہیں کہ قرآن شریف سے قیامت کا ثبوت معلوم کریں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ قیامت کے ذکر کے ساتھ قرآن شریف دنیا کا ایک واقعہ ضرور پیش کرتا ہے۔ اور وہ واقعہ بطور پیشگوئی ہوتا ہے کیونکہ جب وہ پیشگوئی پوری ہوجاتی ہے تو اربعہ تناسب کے قاعدہ کے موافق قیامت کا ثبوت اس سے ہوتا ہے پس غور سے مطالعہ کرو۔

❁...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت عالمگیر ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ہر پہلو اور ہر حیثیت سے عالمگیر ہے۔ دنیا کے تین بڑے مرکز ہیں وہ سب کے سب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فتح کر لئے جس سے یہ ثابت کیا کہ بلحاظ مکان آپ کی نبوت عالمگیر ہے کیونکہ تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور کوئی ایسی ضرورت پیش نہیں آئی جس کے لئے قرآن شریف مکتفی نہ ہوا ہو۔

(مرسلہ: حبیب الرحمن زیروی۔ ربوہ)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔